ڈٹھالو محمدی ڈٹھا نبی رسول

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۶

نانک قدر ستا دیکھکر خود یگئی سب بھول

ضوابط

مقاصد

یھدی الله لنوره من یشاء

اخبار نور

(۱) یہ پرچہ مہینے میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے

(۲) طلباء سے تمام قیمت سالانہ بہ شمشاہی عہ، واعظین اور طلباء سے ایک روپیہ پیشگی۔

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسماء گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہونگے ٭

محمد یوسف ودّوان

۱۵-جون ۱۹۱۲ء

تاریخ اجرا ۱۵-مئی ۱۹۱۲ء

نمبر ۱۸

جلد ۳

KHILAFAT LIBRARY

(۱) اسلام کی خوبیوں اور اس کی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا

(۳) الزامات کے گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرے سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا

(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سکھ قوم میں بابا نانک جی کی تعلیم کا پرچار کرنا۔

زنبیل

مراکو۔ ٹائمس کو طنجہ سے تار آیا ہے کہ اسوقت ۲۰ ہزار قبائل فاس کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ شہر میں صرف ۶ ہزار فرانسیسی سپاہ ہے۔ بنا بریں حالت نہایت نازک خیال کیجاتی ہے۔

جنرل لاٹی فرنچ رزیڈنٹ نے تار دیا ہے کہ کئی سو بربر شہر میں داخل ہو گئے مگر اہل شہر کی طرف سے مدد نہ ملنے پر آدھی رات کو واپس چلے گئے فرنچ سپاہ نے علی الصباح غنیم پر حملہ کیا قصبہ مکناسہ سے جلد کمک پہنچ جانے کی اُمید ہے سلطان امن قائم اور اور قبائل کو تقسیم کرنے کے کام میں جنرل لاٹی کو مدد دینے کی کوشش کر رہا ہے۔

ٹائمز قوم کو اطمینان دلاتا ہے کہ بحیرہ روم کو بالکل حوالہ بخدا کرنیکا ہرگز کبھی منشاء نہیں ہوا۔ وہاں انگریزی جنگی جہاز برابر مامور رہینگے۔ اور کہ فرانس و انگلستان کی باہمی دوستی کی پیشقدمی اور پختگی کما حقہ ثابت ہو چکی ہے اسے اتحاد کی صورت میں بدلنے کی مطلقاً ضرورت نہیں۔

پہلا سنوسی قافلہ میدان جنگ میں پہنچگیا ہے اس قافلہ میں ہزاروں فدائیوں کے علاوہ اسلحہ اور گولی بارود کی بہت بڑی مقدار آئی ہے۔

اب معلوم ہوا ہے کہ ۲۵-مئی کی شب کو بربروں نے جو حملہ کیا ہے اس میں فرانسیسیوں کا بہت سخت نقصان ہوا۔ فاس کے بے تار برقی پیغام گھر نے اس موقعہ کے متعلق ایک نامہ نگار کا تار بھیجنے سے انکار کر دیا۔ جسپر وہ قاصد کے ہاتھ طنجہ بھیجکر وہاں سے روانہ کیا گیا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ معرکہ مذکورہ میں ۶۲ فرانسیسی ہلاک اور ۷۵ زخمی ہوئے۔

پیرس تمام فرانسیسی اخبارات باتفاق مظہر ہیں کہ فاس میں حالت واقعی نازک ہے اخبار ماٹن کا فاسی نامہ نگار تار دیتا ہے کہ خطرہ دن بدن بڑھ رہا ہے اور کہ بحالی اقتدار کے لئے کم از کم اور دس پلٹن فوج کا فاس میں جلد پہنچنا اشد لازمی ہے مراکش کے ہر حصہ و گوشہ میں جنگ مقدس کا اعلان کیا جا رہا ہے اور بھرتی عام ہوتی جاتی ہے۔

طبروق میں ترک افسروں اور سپاہیوں نے عرب باشندگان ملک کی شرکت سے عثمانی ہوائی جنگی بیڑہ جہازات کے لئے چندہ جمع کرنے کو ایک انجمن قائم کی ہے پہلے ہی موقعہ پر ۲۳ گنی سے کچھ زائد چندہ ہو گیا اور کام جاری رہا۔ دیگر مقامات پر بھی ایسا ہی انتظام ہوگا ٭

بوشہر کے گورنر نے سر ولوڈ خاں قونصل جنرل ایران مقیم شملہ کو تار دیا ہے کہ ایرانی حکومت کی فوج مقیم بندر عباس نے باغی قبائل کو شکست دیکر منتشر کر دیا ہے

تبت کی حالت بدستور گومگو کی ہے۔ تبتی اپنے ان عمال کو بھی جو کچھ بھی چین کی طرفداری کرتے پائے جائیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ افواہ ہے کہ ایک ہزار چینی فوج سرحد تبت پر جو لاسہ سے ۲۰۰ یوم کی مسافت پر ہے پہنچگئی ہے۔

ورنہ میں عثمانی اور اطالوی سپاہ کے ہراولی دستوں میں مختصر سی جنگ ہوئی جسمیں اطالوی سپاہ کے علاوہ ۴ ترکیں بھی مقتول ہوئے۔

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا۔

نور بکڈپو کی تمام ہی مفید کتابیں

سوانح عمری حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ یہ اس ولی اللہ کی سوانح عمری ہے جس نے ۱۵۰۰ء میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان پر ظلمت کے گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے ایسے دھند وکارہ میں ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر ہندوؤں کے تمام عقائد باطلہ کا کھنڈن کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا اس سوانحعمری کے تمام حوالے سکھ صاحبان کے گرنتھ اور اُن کے معتبر پستکوں سے لئے گئے ہیں۔ یہ سوانح عمری قطعی محققانہ اور نور خانہ پیرایہ میں لکھی گئی ہے ۱۷۰ صفحہ کی کتاب ہے چھپائی اعلیٰ کاغذ نہایت نفیس قیمت ۸ر اس وقت بہت تھوڑی جلدیں ہمارے پاس رہگئی ہیں بہت جلد خریدیں

سو منگلا ایک مذہبی دلچسپ پر لطف ناول جس میں روح و مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن۔ رد تناسخ۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو ایسے کمال اور دلسوز پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے جسکو پڑھ کر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں طرز تحریر ایسا دلربا کہ ایک پرائمری کا طالب علم بھی لیکر بیٹھے تو بغیر ختم کئے چین نہ آئے۔ قیمت صرف ۰۲ر بہت تھوڑی جلدیں باقی رہگئی ہیں باقی سب ہاتھوں ہاتھ اُڑ گئیں بہت جلد خریدیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

آریہ دھرم کا فوٹو جس میں آریہ سماج کی کل کی کل مستند کتابوں کے حوالوں سے آریہ دھرم کا ہو بہو فوٹو کھینچکر دکھلایا گیا ہے اس آریہ مذہب کی عکسی تصویر کی صفائی کو دیکھ کر آریہ سماج کے کل کے کل اخبار نویس اور مذہبی پرچار بھی لوٹ پوٹ ہو گئے قیمت ۲ر پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھوں فروخت ہو گیا بہت تھوڑی جلدیں باقی رہگئی ہیں۔

آریہ دھرم کا پول جو درحقیقت اسم با مسمیٰ کتاب ہے۔ اور جس کی خوبی صرف پڑھنے پر ہی منحصر ہے۔ قیمت صرف ار

معیار صداقت یا دھرم کی کسوٹی جس میں آریہ سماج کے مشہور پرچارک سوامی درشنانند کے چودہ سوالات کے جوابات ایسے محققانہ رنگ میں دئے گئے ہیں کہ خود سوامی درشنانند بھی پڑھ کر دم بخود ہو گئے قیمت ار

گوشتخوری یہ ایک مدلل رسالہ ہے جو منشی برکت علی صاحب شملوی نے چھپوایا ہے گوشت کھانے کو عقلی و نقلی طور پر آریوں کے مقابلہ میں جائز ثابت کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت صرف ۰۲ر

ثبوت واجب الوجود ہستی باریتعالیٰ پر ایک دھرمیہ کے سخت اعتراضوں کا بدلائل عقلی نہایت لطیف فلسفیانہ منطقیانہ عام فہم سلیس اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے۔ قیمت صرف ۶ر

تدبیر اس وہم کو ملک کو دور کرنے کے لئے کہ تدبیر کو شش و ہمت سے کوشش و ہمت سے کچھ نہیں ہو سکتا ہے بحث تدبیر و تقدیر و توکل کو بطور ناول سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے۔ اور جملہ اعتراضات جو اس ادق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ بطریق فلسفیانہ حل کر کے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل و دلچسپ پیرایہ میں دکھایا ہے اور بحث نہایت عجیب قابل دید ہے قیمت ۶ر

جھوک مہدی والی مولفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پنجابی بولنے والے لوگوں میں تبلیغ سلسلہ احمدیہ کے لئے نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۔ر

بھارت برکش نخل اسلام دھرمپال کا (نے) اسلام و بانی اسلام پر محض جھوٹے و ناپاک الزام لگا کر اہل اسلام کی سخت توہین و دل آزاری کی ہے۔) محققانہ و مورخانہ پیرایہ میں دندان شکن جواب جسکا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ جس میں آریوں کے جملہ اعتراضوں کی کلیتاً تردید کی گئی ہے۔ اور کیجا سکتی ہے دردیدوں میں جو عام طور پر مخلوق پرستی کی تعلیم موجود ہے اسکو صراحتاً ثابت کیا گیا قیمت صرف ۸ر

وید انجیل اور قرآن کا خدا مضمون نام سے ظاہر ہے کہ گویا وید انجیل اور قرآن کا مقابلہ ہے قیمت صرف ۲ر

بھجن مقبول آریہ صاحبان جو گلی گلی اور کوچہ کوچہ بھجن گایا کرتے ہیں ان کا جواب بھجن میں ہے۔ قیمت ار

شدھی کی اشدھی جس میں آریہ سماج کے عظیم الشان مسئلہ شدھی کے ڈھول کے پول کو ظاہر کرکے چوپٹ بھانڈا پھوڑا گیا ہے قیمت ۰ر

مکالمہ مسلمان و آریہ وید کے الہام۔ تناسخ۔ ذمت روح۔ قدم۔ مادہ گوشتخوری وغیرہ پر کماحقہ روشنی ڈالی گئی ہے قیمت صرف ۶ر

مکالمہ مسلمان و آریہ وید کے الہام۔ تناسخ۔ قدامت روح۔ قدم مادہ گوشت خوری وغیرہ پر کماحقہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت صرف ۶ر

دین الحق جس میں بتلایا گیا ہے کہ احمدیوں اور عام مسلمانوں کے اصولوں میں کچھ بھن بھید نہیں ہے قیمت ۸ر

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ۰ر

صاعقہ ذوالجلال بر نخل دھرمپال آریوں کی رد میں قابل دید

KHILAFAT LIBRARY

منیجر نور قادیان
ہے کہ جو صاحب کہ آئندہ جلد نمبر کے چھپنے پر ۱۲ر قیمت کی چھپی ہوئی کتاب کو ۱۰ر میں خریدیں گے ان کو ۱۲ر کی کتاب مفت دی جائیگی

ص کتاب ۳ر **اقیموا الصلوٰۃ** ایک عالم فاضل نومسلم سکھ سردار کی تصنیف جس میں نماز کی حقیقت کے ہر پہلو پر نہایت دلنشین سے بحث کیگئی ہے مسلمانوں کے لئے از حد مفید کتاب ہے قیمت صرف ۲ر

KHILAFAT LIBRARY

اضلال وہدایت

ہمارے جان ومال سے پیارے قرآن شریف کی ایک آیت میں یہ فقرہ ہے۔ یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا خدا تعالیٰ اس قرآن شریف سے بہتیروں کو ہدایت سے محروم رکھا ہے۔ اور بہتیروں کو ہدایت کرتا ہے۔ تمام مخالفین اس آیت پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کو گمراہ کرے یا فیضان ہدایت سے محروم رکھے وہ ہادی مطلق ہے۔ اس کا کام ہے کہ سب اشخاص کو ہدایت ہی دے۔

سو واضح ہو کہ خدا تعالیٰ بیشک ہادی مطلق ہے۔ اُس کا کام ہمیشہ ہدایت دینا ہی ہے۔ ہدایت کے ہی کے سامان اُس نے دنیا میں پیدا کئے انبیا بھیجے مرسلیں مبعوث کئے کتابیں بھیجیں غرض کہ ہدایت کا اُس نے ایسا سامان مہیا کر دیا ہے کہ جو کسی شخص کو جائے عذر نہیں رہی۔ سارے عالم میں اُسنے حجت پوری کر دی ہے اسلام کا آفتاب توحید کا نور سارے جہان میں چمک رہا ہے۔ قد تبین الرشد من الغی اب جو شخص دیدہ ودانستہ اس آفتاب صداقت سے منہ پھیرے یا اپنی آنکھیں بند کرے آفتاب کا کوئی قصور نہیں ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

آفتاب اپنی روشنی برابر دئے جا رہا ہے اور اس کی تیز شعاعیں سارے جہاں پر چمک ڈال رہی ہیں۔ اور ہر ایک مقام کو روشن کرنے کے لئے طیار ہیں۔ لیکن جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کرے وہاں آفتاب کی روشنی کا کیسے گذر ہو؟ خدا جبراً اُس کے گھر کے اندر روشنی ڈال نہیں سکتا اللہ تعالیٰ نے جو قانون مقرر کیا ہے اُسی قانون کی ہدایت پر چلنے سے نور آفتاب سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ خارق عادت خدا تعالیٰ کبھی اُس شخص کے گھر میں نور داخل نہیں کر سکتا

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا آفتاب اسلام یا نور فرقان برابر دنیا میں روشن ہے۔ لیکن دنیا میں جو شخص اُس سے مستفیض ہونا نہ چاہے اور اُس کی ہدائتوں کے برخلاف عمل کرے خدا جبراً اُسے ہدایت کیطرف نہیں لاتا۔

چہ سود از رہبر کامل نہ رستان قسمت ما

خدا جبر کرنا چاہے تو ابھی سارے جہان کو مسلمان کر دے۔ ولو شاء لھدا کم اجمعین لیکن جب اُس نے انسان کو اختیار دیدیا ہے تو پھر انسان کے اختیاری ارادہ پر ہی انسان کو ضلالت یا ھدایت نصیب ہوگی اگر وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت چاہے تو اللہ تعالیٰ ہدایت دیدیگا۔ اور اگر ہدایت کی قبولیت سے اعراض کرے تو خدا تعالیٰ بھی جبراً اُسے ہدایت کی راہ پر کھڑا نہ کریگا۔

اور یہی ہدایت کی راہ پر جبراً نہ کھڑا کرنا اور سرکش انسان کو اُس کی گمراہی میں پڑا رہنے دینا یہ اضلال الٰہی ہے۔ اور اس کے برخلاف طالب ہدایت کو ہدایت کی راہ پر کھڑا کرنا ہدایت الٰہی ہے اللہ تعالیٰ کسی کی گمراہی نہیں چاہتا۔ ہر شخص کی نسبت وہ بھلا ارادہ رکھتا ہے۔ اور یہی چاہتا ہے کہ اسلام اور سچائی کی راہ پر قائم ہو جائے فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون ہر شخص کو مناسب ہے کہ اللہ کی فطرت (دین الٰہی) پر قائم رہے۔ جس پر اُس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ فطرت اللہ میں تبدیلی کرنی مناسب نہیں۔

لیکن جو شخص جان بوجھ کر اپنے ارادے اختیار سے ضلالت میں رہنا چاہئے خدا بھی جبراً دھکیل کر اُسے اسلام کی طرف نہیں لاتا۔ ان اللہ لا یھدی القوم الفاسقین یقیناً خدا اپنے ارادہ واختیار سے بے حکمی کرنیوالوں کو بجبر ہدایت نہیں دیتا۔

یہی معنی ہیں اضلال الٰہی کے یعنی خدا تعالیٰ کا سرکش انسان کو جبراً ہدایت کیطرف نہ لانا۔ اور اُس کو اُس کی اختیار کردہ گمراہی میں پڑا رہنے دینا۔ اللہ تعالیٰ بجز اُس شخص کے جو اپنے ارادہ واختیار سے فسق وفجور اور کفر وضلالت میں پڑا رہنا چاہئے کسی کو ہدایت سے محروم نہیں رکھتا اور صرف محروم اُنھیں کو رکھتا ہے جو اُس کے مقرر کردہ قوانین وحدود سے تجاوز کرتے ہیں اور سنن الٰہی کی مخالفت اختیار کر کے اپنے پاؤں آپ کلہاڑی مارتے ہیں اور آفتاب ہدایت سے آنکھیں موند لیتے اور در دل بند کر لیتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اس آیت کے آگے ارشاد فرماتا ہے۔ وما یضل بہ الا الفاسقین الذین ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقہ اور خدا تعالیٰ اس کلام ربانی کے چشمہ رحمت سے کسی کو محروم نہیں رکھتا۔ بجز اُس شخص کے جو اپنے ارادہ واختیار سے حدود الٰہی سے تجاوز کرے۔ قوانین الٰہی کو توڑے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو اُس نے پکا عہد باندھا اُس عہد کا نقض کرے یعنی فطرت سلیمہ کے اشارے پر نہ چلے۔ اور اُس کی فطرت میں جو توحید کا نقش ہے اُسکو دل پر سے دھو ڈالے۔ اور سنن الٰہی اور قوانین خالق کی کچھ پرواہ نہ کرے اولئک ھم الخاسرون یہی لوگ نقصان اُٹھانیوالے ہیں۔ جو قوانین الٰہی کی مخالفت کیوجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کو صراط مستقیم سے محروم رکھتا ہے۔ اور یہ اُس کی کرتوتوں ہی کی مکافات ہے۔ اور ہدایت الٰہی نیک

(باقی صفحہ ۴ پر)

اعمال کا پاداش ہے - جو انسان کو اس کے نیک اعمال کے بدلے میں استقامت نصیب ہوتی ہے۔ دنیا کی کل کی کل سماوی کتب یہی تعلیم دیتی ہیں۔ چنانچہ رگوید سکت ۲۴ منتر ۴ میں لکھا ہے :-

"اے بے عیب انسان! اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو تعریف کے قابل اور قبول کرنے کے لائق ثروت ہے اُسے میں یقیناً تیرے لئے بدلہ اعمال دیتا ہوں اور عیب والوں کو اُس ثروت سے محروم رکھتا ہوں" (رگوید سکت ۲۴ - منتر ۴)

ایک مشہور و معروف وید کا مفسر اس کی تفسیر یوں کرتا ہے :- پرماتما کو گرہن کرنے کی ضرورت تو جتلائی گئی ہے لیکن ساتھ ہی اسبات کا بھی گیان ہو گیا کہ اس گرہن کے لئے بڑی بڑے سادھنوں کی ضرورت ہے - اُن سادھنوں کا کمزور انسان کیسے انوشٹھان کر سکے جسقدر بھاری بوجھ ہو اُٹھانیوالے کو اُسی قدر زیادہ مضبوط ہونے کی ضرورت ہے۔ جیسا دربار ہو اُس کے اندر جانے کے لئے ویسے ہی اوصاف کی ضرورت ہوا کرتی ہے - پرمیشور شدھ سروپ ہے وہ پوتر آتما ہے بے عیب ہے - کیا اشدہ ناپاک - عیبوں سے پُر گرے ہوئے انسان کے لئے اُس کے دربار میں پہنچنا ممکن ہے؟ لیکن کمزور انسان یکدم سے پاکیزگی کیسے حاصل کر سکے؟ یہ خیال کمزور انسان کو سخت دیاکل کر دیتا ہے -

لیکن ویدا پھر پریم بھرے شبدوں میں تبلاتا ہے کہ جو انسان عیبوں سے پاک ہونے کے لئے جد و جہد کرتا ہے پرمیشور اُس کو خود پاکیزگی کی طرف پریرت کرتے ہیں اُس کے لئے اعلےٰ ثروتوں کے ایسے سامان مہیا ہو جاتے ہیں کہ اُس کی طبیعت دھرم کے راستہ سے کبھی ڈانوا ڈول نہیں ہوتی - کیونکہ کرمونکا پھل منشیہ کو اوشیہ ملتا ہے - پرماتما نے جملہ جہان کا انتظام ہی کرمونکی پردھانتا پر کر رکھا - سائیں تلسی داس جی نے کیا ٹھیک کہا ہے ؎

کرم پردھان وشو رچا کھا جو جس کرے سو تس پھل چاکھا

پس جوں جوں انسان نیک کام کریگا توں توں اُسے نیکی کا پھل ملتے ہوئے اُس کی شردھا نیکی کی طرف بڑھیگی - اور وہ زیادہ سے زیادہ نیکی کی طرف چلتا ہوا آخر کار پرماتما کے پاک دربار میں پہنچنے کا ادھکاری بنیگا - لیکن جو انسان عیبوں سے پُر ہے اُس کو کبھی بھی وہ ثروت نہ مل سکیگی جو کہ اُسے دھرم کے راستہ میں چلنے کے لئے مدد دے سکے"

پس یہی قرآن شریف کے موافق اضلال الٰہی ہے - یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جد و جہد کرنیوالے کو توفیق و ہدایت ملنا ہدایت الٰہی ہے - اور عیبوں سے پُر انسان کو اس ثروت سے محروم رکھنا اضلال الٰہی ہے

پس آریہ لوگ جو قرآن شریف کے لفظ اضلال پر اعتراض کرتے ہیں وہ وید کے مذکورہ بالا منتر کیطرف بغور نظر ڈالیں - کیونکہ قرآن شریف اور وید اس مسئلہ میں بالکل متحد ہیں پھر رگوید اشٹک ۱ - ادھیائے ۳ ورگ ۱۸ منتر ۲ میں ہے :-

"میری یہ اشیرباد (دعا) انہیں لوگوں کے لئے ہے جو نیک اعمال اور نیکو خصال ہیں نہ اُن کے لئے جو رعیت پر ظلم و ستم کرنیوالے ہیں - میں بدکار ظالموں کو کبھی اشیرباد نہیں دیتا - (یہی اس آیت کا ترجمہ ہے ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہر لگنا بھی صرف ضلالت اور مخالفت دین کی طبیعت ثانیہ ہونے کا نام ہے - اور یہ مخالفت دین الٰہی کی سزا ہوتی ہے جیسا کہ سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش اردو مترجمہ ماسٹر آتمارام کے صفحہ ۱۴۱ میں فرماتے ہیں -

"بودھوں نے کس درجہ اودیا (جہالت) کی ترقی کی ہے جس کی نظیر اس کے سوائے دوسری ہو ہی نہیں سکتی - یقین تو یہی ہے کہ وید اور ایشور سے مخالفت کرنیکا سنکو یہی نتیجہ ملا ہے"

یہی مضمون یجروید ادھیائے ۲۵ - منتر ۱۳ میں یوں ادا کیا گیا ہے :-

"جو پرمیشور علم وغیرہ عطا کرنیوالا اور جس کے ظل حمایت و پناہ و عنایت سے محروم ہونا ہی موت یعنی متواتر جینے مرنے کے چکر میں پڑنا ہے"

اضلال الٰہی توفیق ہدایت سے محروم رہنا ہے اور کوئی امر توفیق الٰہی کے بغیر نہیں ہو سکتا - سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۷ میں فرماتے ہیں :-

"اس ایشور کے دھرم کو اور تکمیل نہیں ہو سکتی - اس لئے ہر انسان کو ایشور سے اسطرح مدد مانگنی چاہیئے اے اگنی عہد و صداقت کے محافظ میں سچے دھرم پر چلونگا یعنی اُس کی پابندی کرونگا - اے پرمیشور مجھے سچے نیک چلن اور دھرم پر عمل کرنے کی طاقت ہو - آپ مجھ کو ہمت دیجئے کہ میرا یہ سچے دھرم کا عہد آپ کی عنایت سے پورا ہو - عہد یہ ہے کہ میں آج سے سچے دھرم کی پابندی اور جھوٹے کھوٹے چلن اور ادھرم سے دوری اختیار کرتا ہوں - یجر ادھیائے ۱ - منتر ۵ -

مذکورہ بالا منتر سے اظہر من الشمس ہے کہ توفیق خداوندی کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا - اور خدا تعالیٰ سے توفیق حاصل کرنے کے لئے بھی طلب اور ارادت ضرور ہے - نہ تقاعد و تکاسل - سچی طلب و ارادت و جد و جہد پر توفیق ملتی ہے - اور یہی ہدایت الٰہی ہے - اور تقاعد و تکاسل سے توفیق ہدایت چھن جاتی ہے - اور یہی اضلال الٰہی ہے -

فتفکروا یا اولی الباب

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ نکات رائیں

ہندو کسکو کہتے ہیں

آجتک کئی دفعہ وطنی بھائیوں کے سامنے یہ سوال رکھا گیا کہ ہندو کس کو کہتے ہیں؟ مگر خیر خواہان ہندو نیشن کی طرف سے آج تک "ہندو" کی تعریف نہیں کی گئی حالانکہ وہ اپنی نوعیت میں خاص پایہ رکھتی تھی۔ مگر حال ہی میں مسٹر جسٹس سدرلائیر نے کیمبے کونم سوشل کانفرنس میں جو "ہندو" کی مدلل تعریف کی ہے وہ اپنی نوعیت میں سب کو پیچھے چھوڑ گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہندو وہ ہے جو وید کو "Infallible" الہامی مانتا ہو اگر مذکورہ بالا جسٹس کی اس ہندو تعریف کو ہندو صاحبان کے حق میں ایک ناطق فیصلہ مان لیا جاوے جیسا کہ کسی فرقہ کے ذمہ دار شخص کے برسر اجلاس صدر کیجاتیں کہی ہوئی بات سے نتیجہ نکالنا لازمی ہے تو پھر بتلایئے ہندوستان کے دیگر متعدد فرقے جو بھاگوت گیتا کو الہامی مانتے ہیں یا سانکھ کے پیرو اور کبیر پنتھی دیو سماجی برھمو سماجی وغیرہ ہیں نہایت آسانی سے ہندو نیشن سے الگ قرار دئے جا سکتے ہیں۔ ایسے دے کر سناتن اور آریہ سماج پر بات آرہی۔ سناتنیوں اور آریہ سماجیوں میں بھی یہ اختلاف ہے کہ وہ ویدوں کی بعض گیان پراپتی اور ویدوں کی تفہیم میں سخت اختلاف ہے اُمید کہ سناتن اور آریہ دھرم کے ذمہ دار اشخاص باہمی فیصلہ کر کے پبلک کو بتلائینگے کہ کون ہندو ہے۔ اور کون غیر ہندو۔

نجات اور مسیحی مذہب

امریکہ میں ایک سوسائٹی انٹرنیشنل بائبل سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی اشاعت کر رہی ہے۔ چنانچہ اُس نے ایک خاص کمیٹی اس غرض کے لئے مقرر کی تاکہ وہ جاپان وچین جزائر فلپائن۔ اور ہندوستان کے مختلف حصص میں دورہ کر کے اس امر کی تحقیقات کریں کہ ان ملکوں میں عیسائی مذہب کہانتک کامیاب ہوا ہے۔ اور آئندہ کسطرح زیادہ اشاعت ہو سکتی ہے۔

اس کمیٹی نے بعد تحقیقات جو جواب دیا اس کا کچھ حصہ یہاں درج کر دینا خالی از دلچسپی نہوگا "جو لوگ اس کام میں چندہ دینگے اُنھیں بہت فائدہ رہیگا۔ اور جسقدر روپیہ مشرقی ممالک میں اس کام کے لئے خرچ کیا جائیگا اُتنی ہی تہذیب پھیلیگی۔ اس سے نیٹو لوگوں کی ضروریات بڑھینگی جس سے ہماری تجارت بڑھیگی۔ جہانتک حقیقی عیسائیت کا سوال ہے وہ تو ایک ایسی چیز ہے جو خریدی نہیں جا سکتی۔ مغربی تہذیب سے مشرقیوں کو کوئی فائدہ پہنچیگا یہ بھی ایک حل طلب سوال ہے۔ مشرقی لوگ جو کہ کفایت شعار اور محنتی ہیں صابر بھی ہیں لیکن مغربیوں کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا نہ ہی ہم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہماری مغربی تہذیب انھیں زیادہ دیانتدار یا زیادہ مزکی بنا دیگی۔

یہ خیال کہ دنیا عیسائیت کو قبول کر لیگی مشرق کے لوگوں کو جن میں ہمارے پادری بھی شامل ہیں مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے ایک پادری نے نہایت صفائی سے کہا کہ جب میں یہاں آیا اور سب کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو اس وقت میں نے یہ خیال کیا کہ ساری دنیا عیسائی ہو سکتی ہے اور اس کے متعلق خیال کہ تمام غیر عیسائی نار میں جلینگے ترک کر دیا"

مسیحی مذہب کی اشاعت کی نسبت اگر ایسے ملک میں رہنے والوں کی نسبت یہ خیال کیا گیا ہے جہاں تعلیم بہت ہی کم ہے تو یورپ اور امریکہ میں جہاں علم کا سورج عین نصف النہار میں چمک رہا ہے وہاں تو عیسائیت کا اثر اگر زبان پر ہو تو ہو مگر دل و دماغ سے اس کی حکومت اور اثر زائل ہو چکا ہے۔ کیا اب ایسی حالت میں ضرورت نہیں کہ ان لوگوں کے سامنے اکمل اور اطہر مذہب کا پروگرام رکھا جاوے جس نے عین فتح اعوج میں توحید اور اخوت کا جھنڈہ بلند کیا

سنسکرت پرانی زبان ہے یا عربی

اصلی ستیارتھ پرکاش

میں دیگر زبانوں کی تحصیل پر زور دیتے ہوئے سوامی جی لکھتے ہیں

"مہابھارت میں لکھا ہے کہ یدھشٹر اور بدر آدک عربی آدک دیش بھاشا کو جانتے تھے سو جب یدھشٹر آدک لاکھشاگرہ کا، اور (طرف) چلے تب بدرجی نے یدھشٹر جی کو عربی زبان میں سمجھایا اور یدھشٹر جی نے عربی بھاشا سے پرتی اُتر (جواب دیا) اور ارتھات اس کو سمجھ لیا صفحہ ۳۲۷"

اگر مہابھارت کے زمانہ میں بھی آریہ ورت کے لوگ عربی زبان جانتے تھے بہت قدیم ثابت ہوتی ہے۔ "یجروید میں جہاں کہیں "عرب" کا لفظ ہے وہاں پر سوامی دیانند نے "عرب" کے معنی تیز رفتار گھوڑے کے کئے ہیں۔ چنانچہ یجروید کے گیارہویں ادھیائے کے ۲۲ ویں منتر میں جہاں پر "واجی" "عرب" کے الفاظ آتے ہیں وہاں پر سوامی دیانند نے "واجی" کا ترجمہ "ویگوان" یا تیز رفتار اور "عرب" کا ترجمہ "اشب" یا گھوڑا کیا ہے۔ اسی طرح ۲۵ ویں ادھیائے کے ۹ ویں منتر میں "عرب" "اشب" کا ترجمہ بھی اُنھوں نے تیز رفتار گھوڑا ہی کیا ہے"۔ پھر اسی ادھیائے کے ۲۲ ویں منتر میں اُنھوں نے "واجی۔ عربا" میں "واجی" کے معنی "تیز رفتار" اور "عربا" کے معنی "گھوڑا" کئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ویدک سنسکرت میں "عرب" کے معنی تیز رفتار

KHILAFAT LIBRARY

گھوڑے تھکے ہیں۔ چونکہ عرب کے گھوڑے تیز رفتاری میں دنیا میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اس لئے تعجب نہیں کہ زمانہ مابعد میں اس ملک کا نام "عرب" بمعنی تیز رفتار گھوڑے کی بنا پر عرب ہی مشہور ہوگیا ہو۔ خاصکر جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ عربی زبان کی بہت پرانی اور بہت معتبر لغات یعنی القاموس میں بھی لفظ عرب کے دیگر معانی میں سے ایک معنی گھوڑے اور تیز رو نر کے بھی ہیں۔ گویا اس لحاظ سے لفظ عرب کے معنی ویدک سنسکرت اور موجودہ عربی زبان میں ایک ہی ہیں۔ پس جس صورت میں کہ آریہ ورت کا عرب کے ساتھ ہمیشہ سے تعلق چلا آتا ہو اس صورت میں مہارا بہ یدیشٹر کا عربی کا عالم و فاضل ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں معلوم ہوتی۔ زمانہ قدیم میں عرب کا ملک آریہ ورت کو تیز رفتار گھوڑے مہیا کیا کرتا تھا۔ لیکن زمانہ مابعد میں اسی عرب نے آریہ ورت کے لئے اس کی کھوئی ہوئی توحید اور اخوت کو اسلام کی شکل میں مہیا کیا۔ جو آریہ بھائی "عرب" یا "عربی" کے لفظ سے چڑتے ہیں ان کو دیکھنا چاہیئے کہ یہ تو ویدک سنسکرت کا لفظ ہے۔ اگر وہ "عرب" یا "عربی" الفاظ کو انسانوں کے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں تو کیا وہ ویدوں میں سے بھی اُن منتروں کو خارج کر دینگے جن میں "عرب" کا لفظ بار بار آتا ہے۔ (اندر)

شدھی اور اخبار عام

اخبار عام شدھی کے متعلق لکھتا ہے کہ "کپڑوں کی شدھی دھونے سے برتنوں کی شدھی مٹی سے صاف کرنے سے لکڑی کے بنے ہوئے برتنوں کی شدھی چھیلنے سے اور جو چیزیں پاک کرنے کے قابل ہوں وہ پانی۔ مٹی اور دریا دانی سے شدھ ہوتی ہیں ضروریات وغیرہ کی شدھی بیان کرتے ہوئے انسانی شدھی بھی اُن لوگوں کے لئے جو کسی پاپ کرم کی وجہ سے اپنے ورن آشرم سے گر گئے ہوں مفصل بیان کی گئی ہے۔ انسانی شدھی بیرونی و اندرونی دو قسم کی ہے۔ بیرونی شدھی میں غلاظت نجاست وغیرہ سے شدھ ہونا پانی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اندرونی شدھی کے لئے کئی ایک قسم کے پرائشچت لکھے ہیں۔ شاستر میں لکھے ہوئے کرم نہ کرنے سے اور نندت کرم کرنے سے اندریوں کے مطالب میں بدل مشغول ہونے سے آدمی پرائشچت کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ بدوں خواہش کیا ہوا پاپ وید کی مہارت سے چھوٹتا ہے اور جو پاپ شوق سے کئے جاویں وہ الواع و اقسام کے پرائشچت کرنے سے دور ہوتے ہیں۔ مثلاً اگنی ہوتری برہمن خواہش سے صبح و شام ہوّن نہ کرے تو بیٹا مارنے کے برابر پاپ ہوتا ہے اس پاپ کے دور کرنے کے لئے ایک مہینہ چندراین برت کرے۔ برہم ہتیا شرابخوری۔ چوری۔ زناکاری یہ سب مہاں پاپ ہیں۔ سگی بہن کماری۔ خاندانی دوست کی زوجہ بیٹے کی زوجہ۔ اُن کے ساتھ جماع کرنا والدہ کے ساتھ جماع کرنے کے برابر ہے۔

ان بُرے کاموں کے کرنے سے انسان اپنے ورن آشرم سے گر جاتا ہے۔ اور پھر اس کو اپنے ورن آشرم میں واپس آنے کے لئے طرح طرح کے پرائشچت کرنے پڑتے ہیں۔ ان بُرے کاموں سے اشدہ ہوتے ہوئے لوگوں کے لئے شاستروں نے جدے جدے پرائشچت بیان کئے ہیں۔

زمانہ حال کی شدھی کس پیمانہ پر ہو رہی ہے آیا یہ زمانہ سلف میں بھی جاری تھی یا ہندوؤں کی کسی مذہبی کتاب میں اس کا ذکر درج ہے اس کا جواب سوائے نفی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ ہندوؤں کی تاریخ میں اسبات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا جس سے یہ ثابت ہو کہ کوئی آدمی اپنے ورن آشرم سے نکل کر دوسرے ورن میں شامل ہوگیا ہو۔"

اخبار عام بالکل سچ لکھتا ہے۔ کیونکہ ہندو دھرم میں قوت جاذبہ بالکل نہیں ہے۔ نا ہی بزرگان سلف کا نمونہ ان کے سامنے ہے اور نہ ہی شاستروں کی ہدایت موجود ہے۔ آریہ سماج نے شدھی کا اڈمبر رچا ہے وہ صرف ریسم ریس پڑوسن سیکھ والا معاملہ حالانکہ بمبئی پریسیڈنسی کے ایک ہائی کورٹ کے جج نے یہ فیصلہ دیکر کہ ہندوؤں کے دو برنوں میں شادی نہیں ہو سکتی شدھی کے عدم جواز کے لئے ایک ناطق فیصلہ کر دیا ہے۔ دیکھیں اب مسافر آگرہ اخبار عام کی اس بے لاگ رائے کے متعلق کیا فتویٰ دیتا ہے

ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سمولاس کا رد ایک آریہ کی قلم سے

مہاشہ دھرمپال جی ایڈیٹر اندر اپنے رسالہ اندر ۱۰۔ مئی ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "اندر کے گذشتہ پرچہ میں ہم نے اس بات کے دکھانے کی کوشش کی تھی کہ سوامی دیانند کے تعلقات اہل اسلام کے ساتھ کیسے عمدہ تھے۔ ان تعلقات کو کاٹنے اور مسلمانوں کو آریہ سماج سے دور رکھنے کا باعث زیادہ تر ستیارتھ پرکاش کی وہ تحریریں ہوئی ہیں کہ جو سوامی دیانند کی موت کے بعد شائع کی گئی ہیں۔ ستیارتھ پرکاش یا صحیح معنوں میں ستھیارتھ پرکاش کا چودھواں سمولاس ایک ایسا سمولاس ہے جس نے مسلمانوں کے کلیجہ پر نمک چھڑکنے کا کام دیا۔ مذہبی نکتہ چینی بذات خود معیوب نہیں بشرطیکہ وہ اصولوں پر ہو۔ اور حد اعتدال کے اندر ہو۔ لیکن ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سمولاس میں قرآن اور اہل اسلام پر جو نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اسکو محققانہ یا اصولاً نکتہ چینی نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ محض گالیوں اور فضول خرافات کا ایک دل آزار مجموعہ ہے اس کا نام محققانہ نکتہ چینی رکھنا ہی بذات خود ایک ..... ہے۔ ہم کسی دوسرے موقعہ پر اس بات پر مفصل بحث کرینگے۔ مگر یہاں پر اس فضول خرافات کا ذرا سا نمونہ پیش کرتے ہیں جس سے معلوم

ہو جائیگا کہ ستیارتھ پرکاش کے چودھواں سملاس کہاں تک ایک اصولی بحث ہے۔ مثال کے طور پر قرآن شریف پارہ ۱۷ میں مفصلہ ذیل آیت آتی ہے

والتی احصنت فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا (پ ۱۷ آیت ۸۸)

یہ آیت حضرت صدیقہ مریم والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عصمت و پاکدامنی کو ثابت کرنے کے لئے نازل شدہ کہی جاتی ہے۔ اگر اس کا ترجمہ آریہ بھاشا یا ہندی میں کیا جاوے تو مندرجہ ذیل ہوگا۔

"وہ دیوی جس نے کہ اپنی اندریوں کو دمن کرلیا تھا ہم نے اپنی شکتی کو اس میں سنچار کیا"

اب صاف ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا بات کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس پر کسی شخص کو فضول اعتراض کرنیکا موقعہ مل سکے۔ کیونکہ ہمارے شاستروں میں اندری دمن (خواہشات کو روکنا) کی خاص ہدایت ہے۔ یہانتک کہ یوگ کی تعریف ہی اندریوں کا دمن کرنا ہے۔ قرآن شریف کی مذکورہ بالا آیت میں ایک معصومہ دیوی کی عصمت اور پاکدامنی کا ذکر ہے کہ کیونکر پرماتما نے اُس پر اپنا اشیرواد کیا۔ لیکن مذکورہ بالا آیت پر ستھیارتھ پرکاش میں جو فضول نکتہ چینی کی گئی ہے

قرآن اور وید کا مقابلہ

وہ سخت قابل افسوس ہے چنانچہ پہلے تو اس کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے :-

"وہ عورت کہ محافظت کی اس نے شرمگاہ اپنی کی بس پھونک دیا ہم نے بیچ اُس کے روح اپنی کو"

اب ستھیارتھ پرکاش کے لائق محقق کی نکتہ چینی کو سنئے وہ لکھتا ہے۔

"ایسی فحش باتیں خدا کی کتاب میں خدا کی تو کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہو سکتیں۔ جبکہ انسان ایسی باتوں کا لکھنا اچھا نہیں سمجھتے تو خدا کے سامنے کیونکر اچھا ہو سکتا ہے۔ ایسی باتوں سے قرآن بدنام ہو گیا ہے۔ اگر اس میں اچھی اچھی باتیں ہوتیں تو اس کی بہت تعریف ہوتی۔ جیسی کہ ویدوں کی ہوتی ہے۔"

چونکہ اردو ترجمہ میں شرمگاہ کا لفظ آگیا ہے اس لئے اس انوکھے محقق کے نزدیک ایک فحش بات بن گئی۔ حالانکہ فرج کا ترجمہ اگر شرمگاہ بھی کرلیا جاوے تو کوئی فحش بات نہیں ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ اس قسم کی بیجا نکتہ چینی کرنیوالا رشی دیانند نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ رشی دیانند جانتا تھا کہ خود ویدوں میں منتر کے منتر ایسے موجود ہیں جن میں لنگ اور یونی وغیرہ الفاظ آتے ہیں مگر وہ فحش نہیں ہیں مثلاً یجروید کے اُنیسویں ادھیائے کا ۷۷ واں منتر بدیں الفاظ شروع ہوتا ہے :-

"آتیو۔ موترم۔ وجھانی۔ یونم۔ پروشدی اندریم"

رشی دیانند نے اس منتر کا ترجمہ ایسا کیا ہے

ایت بمعنی پیرج یا منی موترم بمعنی پیشاب وجھاتی بمعنی بخوبی چھوڑتا ہے۔ یونم بمعنی یونی یا عورت کی شرمگاہ میں پروشدی بمعنی داخل ہو کر۔ اندریم بمعنی لنگ۔ اندری یا مرد کا آلہ تناسل مذکورہ بالا منتر میں گربھ دھان سنسکار اور بچے کی پیدائش کی طرف اشارہ ہے۔ اب اگر کوئی احمق شخص اس پر یہ اعتراض کرے کہ چونکہ اس میں مرد اور عورت کے اعضائے مخصوصہ کا ذکر آگیا ہے اس لئے یہ ایک فحش بات ہو گئی ہے تو کوئی بھی شخص اس کو محقق نہیں کہیگا ستھیارتھ پرکاش کے محقق نے قرآن کی آیت پر جو اعتراض اس بنا پر کیا ہے کہ اس میں "شرمگاہ" کا لفظ آگیا ہے وہ محض احمقانہ اعتراض ہے۔ رشی دیانند اس قسم کا لغو اعتراض نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ویدوں کے اندر اس قسم کے سینکڑوں منتر ہیں جس میں مرد کی شرمگاہ اور عورت کی شرمگاہ کے علاوہ دیگر لوازمات کا بھی ذکر موجود ہے۔ جب وید اس قسم کے منتروں کی وجہ سے فحش کتاب نہیں ہو سکتی تو قرآن اسی بنا پر کیونکر فحش ہو سکتا ہے۔ آگے چلئے

خدا کی جورو اور خدا کی بیٹیاں

قرآن میں ایک جگہ پر اہل عرب کی اس شرارت کا ذکر آتا ہے کہ وہ لڑکیوں کو مار ڈالتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔ چنانچہ قرآن کی مفصلہ ذیل آیت میں ان کی شرارت کا بدیں الفاظ گھنڈن کیا گیا ہے۔

ویجعلون للہ البنات سبحنہ (پارہ ۱۴) "اور وہ لوگ خدا کے لئے بیٹیاں مقرر کرتے ہیں خداوند قدوس کی ذات اس سے ارفع و اعلیٰ ہے۔"

جس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ خدا کی نہ جورو ہے اس کے لڑکے لڑکیاں پیدا ہوتے ہیں بلکہ اس کی ذات اس سے ارفع و اعلیٰ ہے اب اسی آیت پر ستیارتھ پرکاش کے محقق کی نکتہ چینی کو سنو۔ وہ لکھتا ہے

"اللہ بیٹیوں سے کیا کریگا۔ بیٹیاں تو کسی آدمی کو چاہیئے۔ بیٹے کیوں نہیں مقرر کئے جاتے اور بیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں۔ اس کا کیا باعث ہے"

معمولی عقل کا آدمی بھی کہہ سکتا ہے کہ ستھیارتھ پرکاش کے محقق نے قرآن شریف کی آیت کو مطلق نہیں سمجھا۔ کیونکہ قرآن کی آیت مذکورہ بالا میں تو شریر لوگوں کی شرارت کا جواب دیا گیا ہے کہ وہ ایسا ویسا خدا پر الزام لگاتے ہیں اور کہ یہ محض غلط ہے۔ لیکن محقق صاحب نے بات کو بالکل اُلٹا سمجھ کر فضول لکھ مارا۔

چودھویں سملاس کے محقق کی نکتہ چینی کا نمونہ

قرآن کے پہلے ہی پارہ

KHILAFAT LIBRARY

میں ایک آیت آتی ہے۔ جس کے آخری الفاظ یہ ہیں:-

فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکفرین (پ۱ سورہ بقر

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور وہ آگ منکروں کے واسطے تیار کی ہے"

مگر ستیارتھ پرکاش کے محقق صاحب اس آیت کا ترجمہ بدیں الفاظ کرتے ہیں۔

"تم اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی ہیں اور کافروں کے واسطے پتھر طیار کئے گئے ہیں"

معمولی فہم و فراست رکھنے والا شخص بھی جان سکتا ہے کہ کافروں کے واسطے پتھر طیار کئے گئے ہیں" ہرگز قرآن کی آیت کا ترجمہ نہیں ہے۔ جب ترجمہ ہی غلط ہوا تو اسپر جو محقق صاحب نے نکتہ چینی کی ہے وہ کیونکر صحیح ہو سکتی ہے۔ یہ تو وہی مثل ہوئی۔ .....

میں خدا ہوں میں خدا ہوں ہوں میں خدا ہوں

قرآن کے پہلے ہی سپارہ میں ایک آیت مفصلہ ذیل ہے۔

ذالک الکتاب لا ریب فیہ

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ یہ (قرآن) ایک ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک و شبہ کی بات نہیں ہے"

اب اسپر محقق صاحب کی نکتہ چینی سنو لکھتا ہے "کیا اپنے ہی منہ سے اپنی کتاب کی تعریف کرنا خدا کی مکاری کی بات نہیں ہے۔"

یہ نکتہ چینی بعینہٖ بلی کے سر پر کھو کی مثل والی ہے۔ حالانکہ وید میں سینکڑوں منتر ویدوں کی تعریف میں آئے ہیں کہ ان کی تعلیم تمام شکوک سے پاک ہے۔ اگر قرآن میں یہ بات آگئی کہ اس میں کوئی شک و شبہ کی بات نہیں ہے تو "اس کا یہ نتیجہ کیونکر نکلا کہ یہ خدا کی مکاری ہے دوسری آیت سنئے قرآن میں ایک جگہ لکھا ہے

"انہ انا اللہ العزیز الحکیم"

اور تحقیق میں پرماتما زبردست سب پر غالب ہوں" اسپر محقق صاحب کی نکتہ چینی کا نمونہ دیکھئے۔ وہ لکھتا ہے:-

"اپنے ہی منہ سے آپ اللہ بڑا زبردست بنتا ہے۔ اپنے ہی منہ سے اپنی تعریف کرنا جب شریف آدمی کا کام نہیں ہو سکتا تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے"

کیا یہ محض ..... نکتہ چینی نہیں ہے تیسری پنشد میں جسکو سوامی دیانند نے مستند مانا ہے ایشور کہہ رہا ہے:-

"اہم۔ انم۔ اہم۔ انم۔ اہم۔ انم"

"اہم انادا۔ اہم انادا۔ اہم انادا"

میں ہی قابل تسلیم خدا ہوں۔ میں ہی قابل تسلیم خدا ہوں۔ میں ہی قابل تسلیم خدا ہوں۔ میں ہی سب پر غالب خدا ہوں سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء میں یہ منتر بطور سند کے پیش کیا ہے۔ جو شخص اس منتر کو قابل اعتراض نہیں سمجھتا وہ قرآن کی مذکورہ بالا آیت پر کیونکر نکتہ چینی سے اعتراض کر سکتا ہے۔

تین روپیہ سے ساڑھے سات لاکھ

امریکہ کے اخبار کرسچن ہیرلڈ نے ایک تازہ پرچہ میں ایک نہایت دلچسپ اور دردانگیز چھوٹی سی کہانی درج کی ہے۔ جو کہ ان کی مذہب کے ساتھ اخلاص ظاہر کرتی ہے وہ کہانی اسطرح پر ہے۔ کہ چند سال گذرے امریکہ کے شہر فلاڈلفیا کے ایک سنڈے اسکول میں ایک دن ایک چھوٹی لڑکی آکر کہنے لگی کہ مجھے سکول میں داخل کر لو۔ لیکن زیادہ طلباء کے لئے گنجائش نہ تھی اس لئے سکول کے ذمہ دار افسروں نے لڑکی کو داخل کرنے سے انکار کر دیا لڑکی مایوس ہو کر روتی دھوتی گھر لوٹ آئی۔ لیکن اس بات نے اس کے دل پر اثر کیا کہ وہ ہر وقت اس کی بابت محسوس کرنے لگی۔ دو سال کے بعد وہ لڑکی جس کی عمر صرف ۸ سال کی تھی بیمار ہو گئی اور باوجود ڈاکٹر کے علاج کے اچھی نہ ہوئی۔ اور آخر اس دنیا سے کوچ کر کے مر گئی۔ مرتے وقت حلقہ کا پادری بھی موجود تھا۔ پادری نے لڑکی کے بستر کے سرہانے ایک پاکٹ بک کو کھول کر دیکھا تو اس میں اس نے ۵۷ پنس (۲½ روپیہ کے قریب) ایک پھٹے ہوئے کاغذ کے ٹکڑے میں لپٹے ہوئے پائے۔ کاغذ کے اوپر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ "یہ معمولی رقم گرجے کی عمارت کو زیادہ کشادہ بنانے کے لئے ہے تاکہ سنڈے سکول سے بچوں کی زیادہ تعداد فائدہ اٹھا سکے۔" بیٹی نے۔ (یہ اس چھوٹی لڑکی کا نام تھا۔ ایک غریب لڑکی تھی لیکن جس دن سے سنڈے سکول میں اسکو داخلہ سے انکار کیا گیا تھا اس دن سے وہ برابر تھوڑا تھوڑا جمع کرتی رہی۔ اور آخر کار مرتے دم تک ۲۷ پنس جمع کرنے میں کامیاب ہوئی دوسرے دن پادری نے گرجے میں اپنے سرمن کے اثناء میں یہ کہانی سنائی حاضرین پر اس کہانی کا اس قدر اثر ہوا کہ انھوں نے دل کھول کر چندہ دینا شروع کیا۔ اخباروں نے بھی اس کہانی کو اشاعت دیکر سنڈے سکول کی عمارت کے لئے اپیل شروع کی۔ آخر پانچسال کے عرصے میں وہ ۲۷ پنس کی رقم بڑھتی بڑھتی ۲½ لاکھ ڈالر (۷½ لاکھ روپیہ بن گئی) اور آج فیلڈلفیا میں وہی چھوٹی عمارت جہاں کہ بیلی کو داخل کرنے سے انکار کیا گیا تھا ایک عالیشان گرجی کی شکل میں ۸ ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ اس کے ساتھ ایک ٹیمپل کالج ہے جس میں ۱۴۰۰ طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ ایک ٹیمپل ہسپتال ہے۔ اور ایک ٹیمپل سنڈے سکول ہے۔ جس کی عمارت اتنی فراخ

ہے کہ جتنے بچے چاہیں اس میں آسکتے ہیں۔
ایک چھوٹی لڑکی کی قربانی اور ایثار سے متاثر ہو کر امریکن قوم تین روپیہ کی رقم کو ساڑھے سات لاکھ بنا دیتی ہے۔ ہم میں بھی ایسی کہانیاں سنی جاتی ہیں لیکن ہمارے دل کچھ ایسے پتھر ہو گئے ہیں ہمارے جذبات ایسے سرد پڑ گئے ہیں کہ ہمارے دلوں پر چوٹ نہیں لگتی۔ (آریہ گزٹ)

ایڈیٹر لائل گزٹ کے کئے ہوئے ارتھوں پر محققانہ نظر

آہ ہٹ دھرمی اور ضد بھی کیسی بری بلا ہے جو انسان کو صراط مستقیم سے بہت دور لیجاتی ہے اور عوارض کا علاج ہے مگر ہٹ دھرم اور ضد کا عارضہ قریب قریب لاعلاج ہے۔ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شلوک

خصم کی ندر کردے پسندی جنہیں کراک
دھایا ۳۰ تیہہ کر رکھے پنج کر ساتھی
ناؤں شیطان مت کٹجائی۔

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شلوک آسان بھاشا میں ہے۔ اور ہر ایک انسان تھوڑے سے تدبر غور کے بعد اس کے مطلب کو سمجھ سکتا ہے

دوست جیز ہٹ دھرمی خالہ
سادھے اور آسان [illegible] ہے وہ اس سیدھے
اور سوڈ چھوڑ کر [illegible] دل کو بھی الٹ پلٹ
[illegible] روشنی ہیں اور دن کی آنکھ
طرح چھپا [illegible] چاہتے ہیں مگر سچ کو انسان کس
موندکر [illegible] کتا ہے اور روز روشن میں اپنی آنکھیں
والا [illegible] اور دل کو "شب تاریک" کا یقین کس طرح
[illegible] سکتا ہے۔ اگرچہ یہ شلوک بہت آسان بھاشا میں
ہے مگر پھر بھی ہم اس کا لفظی ترجمہ کئے دیتے ہیں تاکہ
اس کے ارتھ میں ذرہ بھر بھی مشکل اور دقت
نہ رہے۔

خصم (مالک۔ مراد خداوند تعالیٰ) ندر (نظر) پسندی (مقبول) جنہیں (جنہوں نے) اک (وحدہ لاشریک) دھایا (عبادت کی) دوسرے مصرعہ کا لفظی ترجمہ تیہہ ۳۰ کر رکھے (تیس روزے رکھتے ہیں) پنج کر ساتھی (پانچ وقت کی نمازیں پڑھتے ہیں) ناؤں (نام) شیطان مت (نا) کٹ جائے (کاٹ دیگا)۔

KHILAFAT LIBRARY

مکمل شلوک کا ترجمہ:۔ وہی لوگ سچے اور صاحب منظور نظر ہیں اور وہی اُسے دل سے مقبول ہیں جو اس وحدہ لاشریک کی پوجا کرتے ہیں تیس روزے رکھتے ہیں اور پانچوں وقت نمازیں پڑھتے ہیں اس نیت سے کہ شیطانی وساوس سے اللہ محفوظ رکھے۔ یعنی اگر تو نماز و روزہ نہیں رکھیگا تو شیطان تیرا نام نیک بندوں اور خدا پرستوں سے کاٹ دیگا" اور یہ ہمارا خانہ ساز ترجمہ نہیں ہے بلکہ ہز ہائنس راجہ بجرم سنگھ صاحب بہادر والئی فرید کوٹ اور [illegible] سردار بجرماں سنگھ صاحب اہلو والا نے سنہ ۱۸۸۳ء میں شری گرنتھ صاحب کا ترجمہ اپنی زیر نگرانی بڑے بڑے گیانیوں کے [illegible] کرایا تھا۔ ان کا بھی ہمارے کئے ہوئے ترجمہ سے اتفاق ہے۔ دوسری طرف ہمارے مخدوم کرمفرما ایڈیٹر لائل گزٹ ہیں جو اس کا ترجمہ یہ کر رہے ہیں "مالک کی نظر اسی پر ہے اور وہی مقبول ہے جس نے ایک کی عبادت کی تیس روزے رکھے اور پانچ نمازیں پڑھیں۔ لیکن نفس امارہ عقل کو کاٹ ہی جاتا ہے"

پہلے لائل گزٹ کے ایڈیٹر صاحب کا یہ کہنا کہ وہی مقبول ہیں جو ایک کی عبادت کرتے ہیں تیس روزے رکھتے ہیں اور پانچ وقت کی نمازیں پڑھتے ہیں × مگر اس کے بعد معاً یہ کہدینا کہ "لیکن نفس امارہ عقل کو کاٹ ہی دیتا ہے" یہاں یہ اجتماع ضدین کیا معنی رکھتے ہیں۔ اگر ایک کی عبادت کرنے پانچ وقت کی نمازیں پڑھنے اور تیس روزے رکھنے سے بھی نفس امارہ قابو میں نہیں آتا۔ تو ازراہ کرم ایڈیٹر لائل گزٹ فرمادیں کہ اور کس طرح قابو میں آسکتا ہے۔ کل بزرگوں اور خدا کے بھگتوں کا یہ متفقہ قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے شیطان بھاگتا ہے۔ مگر جو مجتہد یہ کہے کہ ایک کی عبادت کرنے سے اور پانچ وقت اُس وحدہٗ لاشریک سے لگن لگانے سے شیطان اور نفس امارہ بے قابو ہو جاتا ہے۔ تو سوائے اس کے کہ ہم اس نئے مجتہد کے لئے اپنے مولیٰ کریم کے آگے یہ دعا کریں کہ اے اللہ تو اس کے حال پر رحم کر اور کیا کر سکتے ہیں۔

جھٹکا اور ذبیحہ کا سوال

ہم اصولاً اس امر کے حق میں ہیں کہ ہر ایک مذہب والا برٹش راجیہ کے معدلت گستری سے لاحقہ فائدہ اٹھائے مگر معدلت پڑوسی بھی جبھی حامی و مددگار ہو سکتی ہے جب اُس مذہب کے اصول اور نیم بھی اس کے ممد ہوں اسی بنا پر ہم نے سکھ پریس کو یہ صلاح دی تھی کہ اگر آپ واقعی برٹش راجیہ کی معدلت گستری سے مستفیض ہونا چاہتے ہو تو آپ اپنی مذہبی پستک شری گرو گرنتھ صاحب سے جھٹکا کے جواز اور ذبیحہ کے عدم جواز کے لئے متعدد احکام پیش کر کے مذہبی آزادی کے لئے قلم اٹھائیں ورنہ بدون اس کے جبکہ مذہبی کتاب میں تو کسی اصول کے لئے ذکر تک نہ ہو مگر اس کی عقیدت شعار اس کے حصول کے لئے ایڑی چوٹی تک زور لگائیں تو ان کا یہ فعل عقلاً کے نزدیک "دیکھا نہ بھالا....." سے بڑھ کر وقعت نہیں رکھیگا۔ خدا بہتر جانتا ہے سکھ صاحبان کے لئے ہمارا یہ مشورہ سراسر نیک نیتی پر مبنی تھا۔ مگر ہمارے معزز سکھ معاصرین لائل گزٹ وغیرہ [illegible] سے

ہمیں پانی پی پی کر کوس رہے ہیں

سکھوں کے لیڈنگ پیپر خالصہ سمچار نے جھٹکا کے جواز کے لئے اپنے زعم میں جو ممکن المجرح اثبات پیش کئے ہیں وہ یہ ہیں۔ "امرت چھکاتے وقت" سکھوں کو ذبیحہ سے الگ رہنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ دوم شری گرنتھ صاحب "ابھیا کھیا کا کٹھا" شبد آیا ہے" اگر یہی ثبوت جھٹکا کے جواز اور ذبیحہ کے عدم جواز کے لئے مکتفی ہو سکتے ہیں تو

چشم ما روشن دل ما شاد مگر ایک مبصر ان دونوں پیش کردہ ثبوتوں کو پڑھ کر اس نتیجہ پہنچیگا کہ جھٹکا کے جواز کے لئے یہ ثبوت ہرگز کافی نہیں ہے **اول** یہ کہ امرت "چھکنے کے وقت امرت چھکنے والے کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ذبیحہ سے الگ رہے۔ بذات خود ایک دعویٰ ہے پہلے امرت چھکنے کا ثبوت شری گورو گرنتھ صاحب سے پیش کیا جاوے اس کے بعد زیر بحث مسئلہ پر قلم اٹھائی جاوے۔

دوم "ابھیا کھا کا کٹھا" جو خالصہ سماچار کے ایڈیٹر نے ایک شلوک کا ۱/۴ حصہ پیش کر کے اتمام حجت کرنی چاہی ہے اس سے زیر بحث مسئلہ کے حق میں کبھی بھی یہ مفید نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا کیونکہ "ابھیا کھیا کے کٹھا" سے ذبیحہ تو ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہو سکتا ہے مگر جھٹکا ہرگز نہیں۔ پورا شبد جسکو ایڈیٹر خالصہ سماچار اور لائل گزٹ نے درج کرنے سے دیدہ و دانستہ اجتناب کیا ہے وہ یہ ہے کہ

ابھیا کھیا کا کٹھا بکرا کھانا
چونکے اوپر کسی نہ جانا۔
چونکے اوپر آن بیٹھے کوڑار
مٹ بھٹے دے مٹ بھٹے
ایہہ اہنہ اساڈا پھٹے
تن پھٹے پھیٹ کریں
تن جھوٹھے چلی بھریں۔

اس شلوک کے مشکل الفاظ کا ترجمہ:- ابھیا کھیا (بے کلمہ یا بد کلمہ مراد وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام آوے) بھیا کھیا مثبت ہے اور ابھیا کھیا نفی نون کٹھا (ذبیحہ) چونکا (کھانا کھانے کی جگہ) کوڑار (ناپاک) پھٹے (بھرشٹ ہو جاوے)

بامحاورہ ترجمہ وہ لوگ جو غیر اللہ کے نام پر بکرے کو ذبح کر کے کھاتے ہیں اور پھر اوروں کو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے باورچی خانہ میں کوئی نا گھسے۔ ایسا نہو کہ ہمارا کھانا بھرشٹ ہو جاوے۔"

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ خود تو ناپاک ہیں! وہ غیر اللہ کے نام کا ذبح کیا ہوا بکرا کھاتے ہیں اور پھر اوروں کو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے باورچی خانہ میں کوئی نہ گھسے کیونکہ اس سے ہمارا کھانا بھرشٹ ہو جاویگا حالانکہ وہ خود ناپاک ہیں اور ناپاکی کی باتیں کرتے ہیں۔ اور پھر ایک جھلو پانی سے لوگوں کے گناہ کا کفارہ کرنے کی ڈینگ مارتے ہیں حالانکہ ان لوگوں کے دل گناہوں کی آلودگی میں ہیں۔ یہ شلوک پکار پکار کر اس امر کا اعلان کر رہا ہے کہ **باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ** نے دیوی دیوتا کے پوجاریوں کو مخاطب کر کے یہ شلوک کہا ہے۔ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں پانڈے لوگ دیوی اور دیوتا کے نام پر بکرے وغیرہ قربان کیا کرتے تھے (آجکل بھی ممالک متحدہ کے اضلاع اور آسام و بنگال میں ہندوؤں مندروں پر کثرت سے کالی مائی وغیرہ کے مندروں پر بکرے وغیرہ قربان کئے جاتے ہیں)

چونکہ ہندو اور پانڈے لوگ ہی چھوت چھات کے سختی سے پابند ہیں ورنہ مسلمان تو چھوت چھات کے جانی دشمن ہیں۔ بہرحال یہ شلوک پکار پکار کر اس امر کا اعلان کر رہا ہے کہ پانڈے لوگ غیر اللہ کے نام پر (دیوی دیوتا کے نام پر) بکرے قربان کرتے ہیں اور پھر کسی اور کو اپنے چوکے میں نہیں گھسنے دیتے۔ حالانکہ یہ خود ناپاک ہیں۔ جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا کھاتے ہیں۔

اب اس سے بالبداہت ثابت ہو گیا کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ طیب طعام اور کھانے کے قابل ذبیحہ ہے جس پر اللہ تعالےٰ کا نام لیا جاوے۔

دراصل حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف کی اس آیت کا اس شلوک میں ترجمہ کیا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ

انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ (بقرہ ۲۱)

یعنی خدا تعالیٰ نے تم پر یہ چیزیں حرام کی ہیں۔ مردار۔ خون۔ خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے۔ ایک اور جگہ فرمایا وما ذبح علی النصب جو جانور استھانوں پر ذبح کیا جاوے وہ حرام ہے (مائدہ - ۱)

اُمید کہ اب معزز سکھ معاصرین کی شانتی ہو جائیگی۔ اور وہ ٹھنڈے دل سے اس شلوک پر تدبر کرینگے چونکہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کوئی نئی شریعت لیکر نہیں آئے تھے اس لئے گرنتھ میں شریعت کا پہلو بالکل نہیں پایا جاتا۔ گرنتھ اس امر کے لئے بالکل خاموش ہے کہ فلاں کے ساتھ شادی کرنا جائز اور فلاں کے ساتھ ناجائز اب بالطبع ایک مبصر کے دل میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم الشان انسان اور مہاتما جو لاریب اپنے زمانہ کے امام اور ولی اللہ تھے اپنے مذہب کو شریعت کی طرف سے نامکمل کیوں رکھا مگر میں کہونگا کہ جسطرح حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا تبلایا ہوا دھرم اور ملت شریعت کے ہر پہلو سے اکمل اور مکمل ہے آج روئے زمین کے مذاہب میں کوئی دھرم یا مذہب اسکا مقابلہ

KHILAFAT LIBRARY

نہیں کہا سکتا ب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسا دھرم ہے اس کا جواب حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی جنم ساکھی (جس کے لکھنے والے سکھوں کے دوسرے گرو انگد جی مہاراج ہیں۔ یہ دیتی ہے۔

تیہے حرف قرآن دے تیہے سپارے کیں
تس وچ پند نصیحتاں سن سن کر و یقیں

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۲)

ترجمہ قرآن شریف کے تیس حرف ہیں اور تیس ہی سپارے کئے گئے ہیں اس میں لا انتہا پند و نصائح اور نکاۃ معرفت ہیں۔ اے سننے والو سنو نا صرف سنو ہی بلکہ اسپر ایمان لاؤ۔

اب مبارک ہے وہ جو باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے بتلائے ہوئے صراط مستقیم پر قدم اُٹھاتا ہے۔ اور پھر ڈبل مبارک ہے وہ جو اوروں کو بھی اسطرف بلاتا ہے

KHILAFAT LIBRARY

منجن

مسوڑوں کی خرابیوں کے لئے۔ دانتوں کو صاف کرنے کے لئے اب اس منجن کو از حد مفید پائینگے۔ اس کا رنگ سیاہ نہیں ہے۔ دانتوں اور مسوڑوں پر کسی قسم کا رنگ نہیں دیتا ہے۔ اس کی خوبی بعد تجربہ آپ کو معلوم ہو سکتی ہے۔ اشتہاری الفاظ زیادہ لکھنے بے سود ہیں۔ زیادہ خرابی کے لئے بعد مسواک یا برش دن میں دو دفعہ لگائیں۔ ورنہ ایک دفعہ قیمت فی تولہ عصام صرف ہر رتی ایکدفعہ کے لئے کافی ہے۔ شیخ (بھائی) عبدالرحیم۔ قادیان ضلع گورداسپور

کیا سے کیا ہو گئے

(از نظر لکھنوی)

آہ اک دن تھا کہ ہم دنیا میں تھے ذی افتخار
اہل غرب و شرق ہمارا مانتے تھے اقتدار
چار دانگ عالم میں سکہ تھا ہمارے نام کا
حکم جاری تھا ہمارا بر و بار و کوہسار
شہرہ آفاق ہم تھے عدل میں انصاف میں
جبر ہم کرتے نہ تھے اس سے تھا ہمکو ننگ و عار
تلملا جاتا تھا ہر ک فرد ہماری قوم کا
جب کسی کو پاتا وہ با حالت زار و نزار
نور ایماں سے تھا روشن دل مثال آفتاب
ظاہر و باطن ہمارا ایکساں آئینہ وار
بے ریا تھے ہم نمائش کا نہ تھا ہم میں اثر
جو کوئی ہم کام کرتے تھا وہ بہر کردگار
جب کوئی کرتا خطا کوئی ہماری قوم کا
من و عن کرتا بیاں وہ سب حضور تاجدار
حکم حاکم میں نہ تھا کچھ عذر ہم کو برملا
قابل تسلیم ہوتا ہمپہ یا وہ حکم بار
ایسا ہی ہم مانتے ہیں حکم انگلستان کا
ہیں دل و جاں سے ہوا خواہان شاہ نامدار
قوم کی عزت کو ہم اپنی ہی عزت جانتے
ان کی حرمت اپنی عزت آبرو عز و وقار
جب کبھی ہم قوم کی حالت پہ بھرتے آہ سرد
کوئی شخص ایسا نہ تھا اس سے نہو وہ بیقرار
فائدہ جس امر میں پاتے ہم اپنی قوم کا
اُٹھ کھڑے ہوتے تھے فوراً کچھ نہ کرتے انتظار
اختلاف امر میں سب مل کے کرتے مشورہ
متفق ہوتے تھے حق پر کد نہ کرتے زینہار
علم کے بانی تھے ہم۔ ہم ہی نے پھیلایا اسے
زینت علم و عمل تھے تھا نہ ہم میں افتخار
دین سے الفت تھی ہم کو کام کرتے دین کے
تھا ہمارے قلب پر منقوش نام کردگار
کوئی محفل کوئی بزم ایسی نہ تھی جس میں ہو
ذکر خالق کا تھا جاری چار سو لیل و نہار

مٹ گیا جس سے ہمارے آہ اب نام خدا
قلب پر زنگ آگیا ہم ہو گئے زار و نزار
مخملیں سونی ہوئیں نام خدا ان میں نہیں
بزم رنگیں سے ہوئی کافور وہ ساری بہار
خون کے آنسو اگر روئیں تو بیجا کچھ نہیں
دیکھیں کن آنکھوں سے اپنا آہ ابتر حال زار
علم و فضل اب وہ کہاں ہے جس کا دعویٰ تھا ہمیں
خاک میں ہم نے ملایا ہو گئے ہم بے وقار
گر ترقی چاہتے ہیں ملک کی یا قوم کی
سر جھکا دیں حکم پہ اسلام کے ایماندار
علم کے اسلام کے سارا جہاں ہو بہرہ ور
ہو عمل بھی ساتھ اس کے اور ہوں پابند کار
مان لے میری نصیحت اے نظر ہر فرد قوم
میں قسم کھاتا ہوں ہو جائیگا پھر وہ اقتدار

نور کے ساتھ عملی محبت کا ثبوت

اس دفعہ حسب ذیل احباب نے نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش فرمائی۔ جزاکم اللہ احسن الجزا

جناب میاں کرم الٰہی صاحب ۱۔ جناب مرزا غلام اللہ صاحب ۱۔ جناب ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ۱۔ جناب اے۔ آر۔ خطیب احمدی مولوی۔ جلال الدین صاحب ۱۔ جناب داروغہ فضل کریم صاحب نے اپنی گرہ سے قیمت دیکر ایک غریب احمدی کے نام پرچہ جاری کروایا۔ جزاک اللہ۔ جناب عبدالحکیم خانصاحب سب انسپکٹر ۱۔ منشی جھنڈے خانصاحب ۱۔ مولا داد خانصاحب سب انسپکٹر ۱۔ اللھم رد فرد۔

نور کی توسیع اشاعت کے لئے اپیلیں کرتے کرتے ہمارا تو قلم گھس گیا مگر ابھی تک بہت ہی کم احباب و کرام نے نور کی توسیع اشاعت کیطرف توجہ فرمائی ہے۔ وطنی بھائیوں کے گھٹیں سے گھٹیں اخبارات کی اشاعت بھی ہزاروں سے کم نہیں مگر برخلاف اس کے مسلم اخبارات کیحالت بہت ہی ناگفتہ بہ ہے۔ ہمیں تو بار بار کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ ہر دوست دو دو خریدار بہم پہنچا دینے سے اخباری معاملہ میں قوم کی عزت کو قائم رکھ سکتا ہے۔ "نور" جس خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت کر رہا ہے۔ وہ اس کے مضامین سے ظاہر ہے۔ دوست

دوستوں اور دشمن اسلام کو ان کے مذہبی اور قومی پرچوں میں نور کی توسیع اشاعت کے لئے توجہ دلائیں۔ خدا ہی کو ہمارا کام کرنا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

نور کی کرنیں

(از نشتہ قاضی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی)

اقتباس از خطبہ جمعہ بہ مسجد اقصیٰ قادیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح

محاسبہ نفس

فرمایا کہ :- یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انسان ہر روز ترقی کرتا ہے۔ پھر اُس کی حالتیں دو طرح کے ہیں یا اُس کے یار و ہمراز ترقی دینے والے ہیں یا تنزل دینے والے ہوتے ہیں۔ پھر ہمیں سوچنا چاہیئے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اُس کا خدا متولی ہے یا شیطان ہے۔ اس واسطے یہ آیت نازل ہوئی کہ لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت ہر ایک اپنی کمائی کا جواب دیگا۔ تم جو ہر روز کھانا کھاتے ہو اور ترقی کرتے ہو۔ سوچو کہ ایمان میں ترقی کرتے ہو یا کفر میں۔ اسی طرح دُنیا میں شرک بھی ہے اور توحید بھی ہے۔ تم سوچو کہ شرک میں ترقی کرتے ہو یا توحید میں۔ ایسا ہی سوچو کہ تم انبیاء کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کر رہے ہو یا دور ہو رہے ہو محبت الٰہی میں ترقی کر رہے ہو یا بغض الٰہی میں تم اپنے کام میں سست ہو یا چست پھر سوچو کہ رسموں میں مبتلا ہو یا خدا کے قانون کے تابع ہو نیک عادتیں اختیار کر رہے ہو یا بد عادتیں۔ محبت بیجا میں گرفتار ہو یا بجا میں۔ غرضیکہ ان سارے کاموں میں دیکھو کہ تم کس طرف ترقی کر رہے ہو حدیث میں ہے حاسبوا قبل ان تحاسبوا وزنوا قبل ان توزنوا (یعنی اپنے اعمال کا حساب کرو پہلے اس سے کہ اندازہ کیے جاؤ) ہر روز رات کو سوتے ہوئے انسان اتنا تو غور کر لیوے کہ میں نے اللہ اور رسول اور قرآن اور پاک لوگوں کی محبت میں ترقی کی ہے یا اُلٹا اثر مجھ پر پڑا ہے۔ اسی طرح کسل میں ترقی کی ہے یا ہوشیاری میں اس میں میں نے دیکھا ہے کہ انسان کی بہت بڑی اصلاح ہوتی ہے۔ وہ دیکھے کہ آج میں نے جو کھایا جو پیا۔ جو کپڑا پہنا۔ جن لوگوں سے ملا جو کتابیں پڑھیں اُن سے میری توحید میں ترقی ہوئی یا شرک میں۔ اتباع سنت میں ترقی کی ہے یا خلاف سنت میں۔ نفع میں ترقی کی ہے یا ضرر میں۔ دُنیا کی حرص میں مولا کو یاد رکھا ہے یا نہیں۔ غرض یہ ایک بہاری نکتہ ہے کہ انسان ہر روز موازنہ کرے کہ میری حالت کیسے گذری ہے۔ پھر یاد رکھے کہ اللہ ولی الذین امنوا مومن کا جب اللہ والی اور متکفل ہو جاتا ہے تو یخرجھم من الظلمات الی النور اُنکو ظلمتوں سے نکال کر نور میں لیجاتا ہے ظلمتیں بہت ہیں کاہلی کی ظلمت۔ بدعات کی ظلمت۔ رسومات کی ظلمت۔ دوست آشناؤں کے ساتھ بیٹھنے کی ظلمت۔ وغیرہ ان سب میں سوچے کہ میں کدھر جا رہا ہوں۔ جیسے ایک درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے مگر عقلمند پھل لگنے سے پہلے ابتدا میں بھی پہچان سکتے ہیں۔ اسی طرح دوست کی بھی پہچان ہو سکتی ہے جو شیطان دوست ہوتے ہیں وہ بجائے نور میں لانے کے ظلمت کیطرف لیجاتے ہیں۔ ہم ہر روز سوچیں کہ اگر ہم حق اور حکمت کی طرف جا رہے ہو اور رسولؐ کی اتباع میں زندگی بسر کرتے ہو تو عین مبارک ہے۔ اللہ تمہارا ولی ہے اگر ایسا نہیں تو جس چیز کے سبب سے تمہیں غفلت پیدا ہوئی ہے وہ ظلمت ہے جس کی طرف تم نور سے نکلکر آ رہے ہو۔

اگر نور کی طرف آؤ گے تو جنت ملیگا نہیں تو دنیا میں بھی دُکھ ہے۔ قبر میں بھی دکھ ہے حشر میں بھی دُکھ ہے۔ پل صراط میں بھی دُکھ ہے۔ جہنم میں بھی دُکھ ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر روز کچھ حصہ قرآن کا پڑھ کر محاسبہ کرے کہ آج میں نے اس قرآن پر کیا عمل کیا ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ اپنے تمام حرکات و سکنات میں اور تمام رفتار و کردار میں اس آیت کو اپنی نظر کے سامنے رکھے کہ میری بد عادات گھٹتے ہیں یا بڑھتے ہیں۔ صحت و عافیت میں کیا تغیر آ رہا ہے۔ اس قسم کی عادت ڈالنے سے تمہیں بہت فائدہ ہوگا۔

خطبہ جمعہ دیگر فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات والقانتین والقانتات والصادقین والصادقات والصابرین والصابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجھم والحافظات والذاکرین اللہ کثیراً والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجراً عظیماً وما کان لمومنٍ ولا مومنۃٍ اذا قضی اللہ ورسولہ امراً ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلٰلاً مبیناً (پارہ ۲۲ رکوع ۱)

اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ مرد اور عورتیں میری بات سُننے کے لئے بیٹھے ہیں۔ اللہ کی مخلوق مختلف قسم کی ہے۔ اللہ نے جس جس کام کے لئے کسیکو پیدا کیا ہے اُس کے مطابق ہی اُس کو جسم اور اعضاء اور ہتھیار اور سمجھ عطا کی ہے اُس کی غذا اور مکانات میں اللہ نے اختلاف رکھا ہے۔ ایک کیڑی کو جو قد عطا ہوا ہے اُس کے مطابق ہی اُس کی غذا اور گذارہ مقرر کیا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

ایک ایک دانہ کو سال سے زیادہ استعمال کر سکتی ہے
ایک شاہ زور باز کے پنجے اور بازو ایسے مضبوط
بنائے ہیں کہ وہ اُن کے ذریعے شکار کر کے اپنا
پیٹ بھرتا ہے اور اعضاء اور شجاعت بھی اس
قسم کی دی ہے۔ شیر کو سارے جہان سے
نرالی قسم کی غذا دی ہے۔ اُس کا مکان آواز
گرج ناخن اور پنجہ بھی اُسی قسم کا بنایا ہے
ایسا ہی اگر ہوا کو لچکدار اور نازک بنایا ہے تو
پانی کو اُس سے کثیف بنایا ہے۔ اگر زمین کو نرم
بنایا ہے تو پتھر کو سخت۔ ہمارے بیل ہیں اُنکی
محنت اور مشقت انسان کے برابر ہوتی ہے
مگر انسان میں وہ طاقت اور قوت جو بیل میں ہے
وہ نہیں ہے۔ پھر ہم غذا کو دیکھتے ہیں کہ گھاس
پھوس اور بھوسہ جو پھینکدینے کے قابل چیزیں
تھیں وہ بیل کھاتا ہے۔ مگر انسان اُس کا خلاصہ
دانہ اور اُس کا خلاصہ آٹا اور میدہ اور جو اُس کا
خلاصہ بھی ہوتا ہے وہ کھاتا ہے۔ مگر باوجود
اس کے اُس کے اعضاء جداگانہ طرز کے ہیں
میں نے گینڈے کی غذا کو بھی دیکھا ہے جس
آدمی نے مجھے دکھلایا ہے اُس نے مجھے
بڑھ کا ٹکڑا دیا۔ اور کسی حکمت سے گینڈے
کو بلایا۔ میرے اور اُس کے درمیان ایک ایسی
چیز حائل تھی کہ وہ حملہ نہیں کر سکتا تھا پھر میں
نے وہ ٹکڑا اُس کے آگے رکھا اسطرح کھا
گیا کہ جیسے میں کبھی جوانی میں گاجر کھایا
کرتا تھا۔ اگر اُسے گینڈا بنایا تو اُس کی خوراک
اور دانت اور چمڑا بھی ویسا ہی بنایا۔ اس سے معلوم
ہوا کہ اللہ نے سب اشیاء حق اور حکمت سے بنائی
ہیں غرض اس تمثیل کی یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے
کہ میں نے تم کو مٹی سے بنایا۔ پھر ہاتھی کی شکل
نہیں دی۔ نہ کیڑی کی بشر تنتشرون۔
دیکھتے ہو کیسے ہاتھ پاؤں ناک کان آنکھیں
وغیرہ اعضاء دئے ہیں۔ پھر اُس عظیم الشان بادشاہ

نے تم کو ایک ایسی چیز بھی دی ہے جس کے ذریعہ
تم ہوا پر پانی پر آگ پر۔ مٹی پر پہاڑ پر بجلی پر
ہاتھی پر اونٹ پر گھوڑوں پر گدھوں پر حکومت
کر سکتے ہو۔ غرض ہر ایک چیز تمہارے ماتحت
بنا رکھی ہے۔ پھر ایک قوم کو اللہ نے فہم و فراست
میں ایسا لائق بنایا ہے کہ اُن پر ہم کلام الٰہی نازل
کریں۔ پھر بعض اُس کے شنوا اور بعض اُس کے
گویا بنائے۔ وہ ہر قول و فعل میں کلام آلہی کو
اپنا دستور العمل بناتے ہیں۔ پس جیسا فرق ہم نے
پہاڑ اور زمین اور پانی اور ہوا میں رکھا ہے ایسا
ہی انسانوں میں بھی ہے۔ جب انسان وجدان
صحیح حاصل کر لیتا ہے اُس وقت اُس پر اللہ
اپنا کلام بھیجتا ہے۔ بس اب دُنیا میں دو قسم
کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو انبیا اور اُن کے گروہ
اور کلام سنانے والوں کی بات پر کان نہیں
دھرتے۔ دوسرے وہ جو سُنتے ہیں ہر ایک وہ
کہ مثلاً باپ مسلمان ہُوا تو یہ بھی مسلمان کہلائے
پھر وہ قوتیں اور بصیرتیں جو اللہ نے اُن کو
عطا کی تھیں کسی نے اُن سے کام لیا اور کسی
نے نہ لیا۔ جو انبیاء کے اتباع کا دعویٰ کرتے
ہیں۔ مثلاً مسلمان۔ اُن میں بڑے بڑے سیاہ
کار بھی ہیں۔ چور۔ بدمعاش جعلساز بھی ہیں۔ غرض
سب قماش کے لوگوں میں وہ قوم نظر آتی ہے
جس قوم کے واسطے لکھا تھا کہ کنتم خیر
أمة اخرجت للناس تامرون
بالمعروف وتنهون عن المنكر کہ تم
لوگوں کو بھلائی سکھاؤ اور برائیوں سے روکو
پھر وہ چاہتے ہیں کہ یحمدوا بما لم یفعلوا
یعنی ہمکو معزز اور ذہین اور ہوشیار سمجھا جاوے
وہ جماعت اسلام کہ جن کے حق میں اللہ فرماتا ہے
اخرجت للناس الخ کہ تم بھلائی سکھانے
والے بنائے گئے تھے اُن کے صفات میں
یہ تھا ان المسلمين والمسلمات۔ تمہارے

سب اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ حکم الٰہی کے ماتحت
چلتے تم خواہ مرد ہوتے خواہ عورت ہوتے مسلمین اور
مسلمات ہوتے۔ سب اعضاء اُن کے فرمانبردار
الٰہی ہوتے پھر جیسا تمہارا ظاہر ہوتا ویسا ہی تمہارا
باطن ہوتا تم خواہ مرد ہوتے خواہ عورت ہوتے۔ تمہارا
ظاہر اگر مسلمان ہوتا تو ایسا ہی دل بھی ہوتا۔ جسطرح تمہارے
ظاہری اعضاء فرمانبردار ہوتے دل بھی فرمانبردار ہوتا
تم اپنی زبانوں کو روکنے والے ہوتے خواہ تم مرد ہوتے
خواہ عورت ہوتے۔ راستباز اور صادق بنتے تمہاری
زبان صدق سے آراستہ ہوتی۔ اگر تم سے کوئی بدی
کرتا تو تم اپنی قلموں اور زبانوں کو حد سے باہر نہ لیجاتے
بلکہ صبر کرنے والے ہوتے۔ خواہ تم مرد ہوتے خواہ
عورت ہوتے۔ دنگا بازی۔ خانہ جنگی حبس میں مرد
اور عورتیں گرفتار ہوتے ہیں اگر صبر کرنیوالے ہوتے تو
انتم اسکنت وزوجك الجنة گھر بہشت کا نمونہ
ہوتے۔ چھچھورا پن نہوتا بلکہ وہ عاجزی کرنیوالے ہوتے
صدقہ خیرات کرنے والے ہوئے دوسروں سے بھلائی
کرنیوالے ہوتے روزہ دار ہوتے خواہ تم مرد ہوتے
خواہ عورت ہوتے۔ تم اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے
ہوتے بجائے اس کے کہ تم گلے۔ سنت شرارتیں بجا اس
کرتے الذاكرين الله كثيراً والذاكرات
اللہ کا ذکر کرنیوالے ہوتے۔ خواہ مرد ہوتے خواہ عورتیں ہوتیں
یہ کام اگر تم کرتے تو جسطرح ہم نے انسانی جماعت کو ایسی
جماعت بنایا ہے کہ حیوانات اور جمادات سے الگ ہستی
ہے اسیطرح تم دنیا کے واسطے رحمت ہوتے اور جسطرح
اور پیدائش میں انسان ممتاز ہے اسی طرح تم انسانوں
میں ممتاز ہوتے وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا
قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم
الخيرة من امرهم جب اللہ اور اُس کا رسول حکم
کرتا تو تمہارا کچھ اختیار ہی نہ ہوتا۔ اگر میں بعض کو نصیحت کرتا
ہوں اور حدیث کا حوالہ دیتا ہوں تو کہتے ہیں یہ اس زمانہ
کی بات ہے، گویا اب اُنکو ایک اور رسول چاہئے اگر خدا کا
کلام سناتا ہوں تو کہدیتے ہیں تمہاری غلطی ہے ایسے لوگ نافرمان

(باقی آئندہ پرچہ میں ملاحظہ فرماویں)

ہیں ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا بعيدا اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کا نافرمان ہو وہ بھول میں پڑا ہے یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ

خانقاہوں کے مجاوروں کی بے اعتدالیاں

روزانہ اخبار زمیندار میں ایک حق گو صاحب رقمطراز ہیں کہ حیدر آباد دکن میں حضرت مکی شاہ صاحب کی خانقاہ بڑی مشہور و معروف ہے۔ سالانہ عرس پر زائرین اس خانقاہ پر بہ نظر حصول ثواب و استفاضہ روحانی جمع ہوتے ہیں۔ لیکن اس موقعہ پر مجاورین کی طرف سے جو بدعات اور خلاف شرع امور ظہور میں آتے ہیں ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ زائرین کی اکل و شرب سے تواضع کرنی منجملہ شعائر اسلامی ہے اور بنظر استحسان دیکھی جاتی ہے۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ شراب کا مہیا کرنا کونسی تہذیب و تمدن کے رو سے جائز سمجھا گیا ہے۔ اسلامی تہذیب و تمدن کی رو سے شراب ام الخبائث ہے اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیروؤں کو نہایت شدت کے ساتھ اس کے استعمال سے ممانعت فرمائی ہے۔

یہ صحیح ہے کہ شراب یورپین تہذیب و تمدن کا جزو لاینفک ہے اور جو لوگ یورپ کی کورانہ تقلید پر ہی تہذیب کا اطلاق کرتے ہیں ان کو اس کے استعمال سے مفر نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مقدس اولیاء اللہ کے مزاروں مجاورین یورپین تہذیب کے پابند ہیں یا اسلامی تہذیب کے اگر اسلامی تہذیب کے پیرو ہیں تو اس ام الخبائث کے استعمال و تہیہ کی جسارت پر خدا اور رسول کو کیا جواب دینگے

حق گو صاحب زیب رقم فرماتے ہیں کہ خانقاہ کے چاروں طرف مجالس ارباب رقص و نشاط منعقد تھیں اور مجاور صاحب چوکڑی جمائے بیٹھے تھے

KHILAFAT LIBRARY

یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ اکثر خانقاہوں اور مزاروں پر ایسا ہی ہوتا ہے کہ طوائفوں کے ناچ رنگ کے مجرے تماشے بیحد مخرب اخلاق ہیں مسلمانوں کو ان سے قطعی اجتناب کرنا چاہئے خانقاہوں پر رنڈیوں کے رقص و سرود کی محفلیں منعقد کرنا سخت معیوب و مذموم ہے۔ اور اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ یہ محفلیں باعث حظوظ نفسانی ہیں جن کو غلطی سے فوت روح سمجھا جاتا ہے۔

اگر یہ صحیح ہے جیسا کہ نامہ نگار صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی سید عبدالمجید صاحب دہلوی کے مصری لہجہ میں تلاوت قرآن شریف کرنے پر سجادہ نشین نے طوائفوں کو کہا کہ راگ جاری رکھو اور اس کو بکنے دو۔ نہایت ہی رنج و افسوس کا مقام ہے۔ جائے حیرت و استعجاب ہے کہ ہندو طوائفیں قرآن خوانی میں گانے سے انکار کرتی ہیں پر مسلمان سجادہ نشین فرماتے ہیں کہ راگ جاری رکھو۔ اسکو (قرآں خواں کو بکنے دو۔ العجب ثم العجب

قرآن شریف فرماتا ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون (پارہ ۹ سورۃ الاعراف ع ۲۴) اور جب قرآن پڑھا جایا کرے (تو غل نہ مچاؤ بلکہ) اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو۔ عجب نہیں (اس کی برکت سے) تم پر رحم کیا جائے دوسرے مقام پر ہے واذا ذکر اللہ وحدہ اشمازت قلوب الذین لا یؤمنون بالآخرۃ واذا ذکر الذین من دونہ اذا ھم یستبشرون (پارہ ۲۴ سورہ الزمر ع ۵) اور جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرۃ کا یقین نہیں رکھتے ان کے دل بجھنے لگتے ہیں۔ اور جب خدا کے سوا اور دوسرے (دوسرے معبودوں) کا ذکر کیا جاتا ہے تو بس یہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔ اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم وقلوبھم الی ذکر اللہ ذالک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد (یعنی یہ) کتاب اتاری (جس کی باتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں اور وہی باتیں سمجھانے کے لئے) بار بار دوہرائی گئی ہیں۔ (اس کتاب کی تاثیر یہ ہے کہ) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اس (کے سننے) سے ان کے بدن کانپ اٹھتے ہیں۔ پھر ان کے جسم اور دل نرم ہو کر یاد الٰہی کی طرف (راغب) ہوتے ہیں۔ یہ (قرآن) ہدایت الٰہی ہے جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعہ سے (دین کا سیدھا) رستہ دکھا دیتا ہے۔ اور جسکو خدا گمراہ کرے تو پھر کوئی بھی اس کو ہدایت دینے والا نہیں۔ الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم والصابرین علی ما اصابھم والمقیمی الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔ پارہ ۱۷ سورہ الحج ع ۱۲) جو ایسے نیک ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے ان کے دل لرز اٹھتے ہیں اور جو مصیبت ان پر آ پڑے اس پر صبر کرتے اور نمازیں پڑھتے اور جو ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔ وقال الذین کفروا لا تسمعوا لھذا القرآن والغوا فیہ لعلکم تغلبون (پارہ ۲۴ سورہ حم السجدہ ع ۱۸) اور جو لوگ منکر ہیں وہ (ایک دوسرے سے) کہا کرتے ہیں کہ اس قرآن کو سنو ہی مت اور (سنانے لگیں تو) اس کے بیچ بیچ میں غل مچا دیا کرو۔ شاید اس تدبیر سے تم مسلمانوں سے بازی لیجاؤ۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں اکثر جگہ فعل ماضی ہوتا ہے۔ مگر اس سے مراد آئندہ زمانہ لیا جاتا ہے۔ ماضی اس لئے مستعمل ہوتا ہے کہ اس کے وقوع کے پختگی پر دلالت کرے۔ یعنی کافر کہہ رہے ہیں اور آئندہ بھی کہینگے۔ ایک زمانہ میں کفار مکہ کہتے تھے کوئی قرآن سننے نہ جائے۔ لیکن جب لوگ نہ رکے اور روحانیت نے ان کو اپنی طرف کھینچ لیا تو پھر یہ تجویز کی کہ ان کے ساتھ مقابلہ کیا جائے لیکن اس سے بھی عاجز آگئے۔ ان آیات میں ابتدائی زمانہ کا ذکر ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رض قرآن شریف خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے جب ان کا اثر بڑھنے لگا تو ان کو مجبور کیا گیا کہ وہ مکہ سے نکل جائیں۔ چنانچہ آپ چلے گئے۔ لیکن راہ میں سے ایک شخص جس پر آپ کا احسان تھا انھیں اپنے ساتھ لے آیا۔ پہلی شرط انھوں نے یہ پیش کی کہ قرآن نہ پڑھے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رض نے نہ مانا۔ آخر بہت جھگڑے کے بعد صلح ہوئی۔ آپ نے ایک دوکان کرایہ پر لی۔ وہاں کچھ بزازی بھی فروخت کرتے۔ اور کچھ قرآن شریف بھی سنا دیتے۔ آخر مشرکین نے تنگ آکر یہ تجویز کی کہ شور ڈالا جائے۔ تاکہ مطلب فوت ہو جائے۔

غور کرو۔ ارشاد باری تعالیٰ عز اسمہ یہ ہے کہ جب قرآن شریف پڑھا جائے تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ غور سے کان لگا کر سنیں اور چپ رہیں۔ منکرین روز آخرۃ کی فطرت میں داخل ہے کہ جب ذکر الٰہی ہوتا ہے تو ان کے دل بھچنے لگتے ہیں اور ماسوا اللہ کے ذکر سے وہ خوش ہوتے ہیں۔ قرآن مجید کی یہ تاثیر ہے کہ اس کے سننے سے خدا سے ڈرنے والوں کے جسم اور دل لرز اٹھتے ہیں اور ان کو یاد الٰہی کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ منکرین و معاندین اسلام قرآن سننے سے متنفر ہوتے ہیں۔ اور جب ان کے سامنے پڑھا جائے تو غل مچاتے ہیں تاکہ کسی کے کان میں اس کی بھنک نہ پڑے۔

آیات مندرجہ بالا پر تدبر اور تفکر کرو اور سجادہ نشین کے اس فقرہ پر غور کرو۔ "راگ جاری رکھو اور اس کو بکنے دو"

گر مسلمانی ہمین است کہ واعظ دارد
وائے اگر پس امروز بود فردائے

صدق اللہ تعالیٰ ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد

(نور الدین تاجر چرم گوجرانوالہ)

انا للہ وانا الیہ راجعون

بڑے درد دل کے ساتھ ناظرین نور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر لاہور کی اہلیہ اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں۔ مرحومہ ایک پاک طینت اور دیندار بیوی تھیں اپنے پیچھے چھ بچے اور ایک بڑا کنبہ چھوڑ گئیں ناظرین مرحومہ کے لئے نماز جنازہ پڑھ کر دعاء مغفرت فرماویں

KHILAFAT LIBRARY

پنجاب میڈیکل ہال امرتسر کا تیار کردہ
گوتمر گولڈن سارسا پریلا

یعنی چوبچینی کی

وہ لوگ جو فساد خون کے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں انکی تمام شکایات کو جڑ سے اکھیڑنے اور جملہ امراض کے دور کرنے کیلئے یہ جوہر بیشہ ایک عمدہ دوائی ہے جو صفائی خون کے لئے اکسیر اور آتشک کے مادہ کو نیست و نابود کرنے میں تیر بہدف ہے۔ اس کے استعمال سے تمام جلدی امراض خنازیر دمہ سے بالکل صحت کو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کا ٹانک جسم کو خوبصورت دہرتیلا دماغ کو طاقتور بناتا ہے۔ اور لطف کہ ذائقہ میں بدمزا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی خورد ۸ کلاں ۱۲ خط و کتابت کا پتہ

جنرل منیجر پنجاب میڈیکل ہال چوک لوہگڈھ امرتسر

اگر کوئی شخص بیرونی علاج اور میجک بکس کو بعد استعمال غیر مفید ثابت کرے، تو اسکی قیمت معہ محصول ڈاک واپس کیجائیگی

بجلی کی طاقت سے کمزور اور نامرد کیلئے ضرور علاج

جو نوجوان اپنی طاقت اپنے ہاتھوں ضائع کر کے کمزور ہو گئے ہیں۔ اور اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہے انکے لئے ہمارا بجلی کا بیضرر علاج بہت مفید ہے۔ اگر وہ امرتسر کے نزدیک ہیں تو خود آکر علاج کرائیں اگر امرتسر سے دور ہیں۔ تو بجلی کی طاقت کا میجک بکس منگوا کر استعمال کریں۔ جس میں ایک خاص طریق سے بجلی کی طاقت بھری گئی ہے۔ اس سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی آبلہ یا چھالہ پڑتا ہے۔ ایک بکس سے چار مریض اپنا علاج بخوبی کر سکتے ہیں۔ میجک بکس کا ٹریڈ مارک ہے۔

قیمت میجک بکس چار روپے (للعہ)

امرتسر میں آکر علاج کرانے کی فیس چار روپے (للعہ)

نوٹ:۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس علاج سے فائدہ مند دنیا بھر میں کوئی علاج نہیں ہے اور نہ ہی اس علاج کو ہندوستان بھر میں کوئی جانتا ہے۔ اس سے دائرہ کی کل امراض دور ہو جاتی ہیں۔ شرط

درخواستیں بنام۔ منیجر دی پنجاب میڈیکل ہال چوک لوہگڈھ امرتسر

نامردی · سستی · کمزوری · احتلام · رقت · جریان · سرعت · کمر درد · کمی باہ · دل دھڑکنا · ضعف جگر · ضعف معدہ · ضعف شانہ · ضعف دل · دمہ · نزلہ · زکام · کمی چربی · بدرقان · کمی خون · ضعف اعصاب

مفت مفت مفت

سوانح عمری حضرت بابانانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس ولی اللہ کی سوانح عمری ہے جس نے ایسے دھند وکارہ کے زمانہ میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ کل ہندوستان میں بیدینی کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوکر اُن کے عقائد باطلہ کا کھنڈن کرکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ یہ کتاب قطعی محققانہ دمورخانہ پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ قیمت صرف ۸ر ایکدرجن کے خریدار سے للہ یعنی فی کاپی ۶ر جو خریدار نور کے دو خریدار پیدا کرے انکو یہ مفت دیجائیگی۔ ملنے کا پتہ مینجر اخبار نور قادیان۔

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ۔ موتیا چنبیلی حنا ہربانڈی وغیرہ فی تولہ ۸ر سے لیکر ۵ر تک اور تیل بانونکا چنبیلی۔ حنا وغیرہ فی سیر اکدو پیہ سے لیکر ۵ر تک اور عرق گلاب وکیوڑہ وغیرہ فی سیر اکدو پیہ سے لیکر للہ تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند توام تمباکو۔ خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات ازروے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے۔ جو صاحب طلب فرمانویں معہ نام پورا پتہ وہشخط بنام کارخانہ ارسال فرمانویں اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کے لئے تو کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے ؎

المشتہر کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبداللہ وسعداللہ احمدی سے مل سکتا ہے۔

سومنگلا

یہ ایک مذہبی دلچسپ ناول ہے جس میں رد تناسخ اور تناسخ کی لغویت۔ تناسخ کی خوفناک برائیاں تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو نہایت اعلیٰ کمال رسوز پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے

قیمت صرف ۶ر ملنے کا پتہ

مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

دمہ بخار اور طاعون کی دوا

یہ دوا ۲۶ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے اور تلی کو گراتی ہے قیمت شیشی کلاں ۱۴ر محصول ۶ر دو شیشی تک ۸ر قیمت نی شیشی خورد ۸ر محصول ڈاک ۵ر دو شیشی تک ۶ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایکدم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۵ر

کھانسی کی دوا

یہ دوا چاہے کیسی کھانسی وکف کی بیماری ہو اُس کو آرام کرتی ہے۔ اس میں یہ فوائد ہیں۔ (۱) سردی کو بچانا (۲) کھانسی کو دبانا (۳) کف کو پتلا کرنا (۴) کف کو نکالنا (۵) سوکھا کھانسی کو روکنا قیمت بڑی شیشی ۳۲ خوراک ۴ر پیکنگ ومحصول ڈاک ۶ر چھوٹی شیشی سولہ خوراک قیمت ۸ر پیکنگ ومحصول ڈاک ۵ر

اس دوا پر مہاراجہ صاحب کی رائے

مہاراجہ دل گنجن سنگھ دیو بہادر فیوڈ بڑی چیف پٹنہ اسسٹنٹ بولانگیر ضلع سمبھل پور سے لکھتے ہیں جناب من آپ کی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے مشکور ہوں اس دوا سے ہماری کھانسی بالکل دفع ہو گئی مجھے صرف ۷ خوراک پینے سے زیادہ درکار نہ ہوئی کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دیتی رہی تھی اسوجہ سے دوبارہ آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

KHILAFAT LIBRARY

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ امراض چشم کے لئے مفید ہے۔

قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۸ر قسم دوم ۴ر

اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت ۸ر روپیہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعائتی قیمت صرف تین روپیہ تولہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ؎

سست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے :-)

مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر۔ وجذام و استسقاء وزردی رنگ و تنگی نفس ودق شیخوخیت ودمنار بلغم وقاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلسل بول وسیلان منی ویبوست ودرد مفاصل وغیرہ وغیرہ امراض کو بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت دو تولہ اکدو پیہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی۔ پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ لٹری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں۔ ہر قسم اور ہر قیمت مل سکتی ہیں۔

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور